Date 29/10/86

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب مدیران:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۲۵ صفر ۱۴۰۷ ھ — ۳۰ اخاء ۱۳۶۵ ہش — ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ اخاء (اکتوبر) ہفت روزہ "النصر" لندن کی خبر کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین ہفتہ کا دورہ کینیڈا بخیر و خوبی اور کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد مورخہ ۲۱/۱۰ کو جملہ افراد قافلہ سمیت واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب اپنے پیارے آقا کی صحت، سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو مورخہ ۱۹/۱۰ کی درمیانی رات دوسری مرتبہ دل پر دباؤ کے باعث سانس کی تکلیف محسوس ہونے پر دوسرے روز علی الصبح امرتسر کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ الحمد للہ کہ آج بعد دوپہر آپ واپس قادیان تشریف لے آئی ہیں۔ طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ احباب باعث محترمہ سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بھی بعارضہ یرقان امرتسر کے سول ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ قارئین کی خدمت میں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

● مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے

سرزمینِ کینیڈا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد

ہفت روزہ "النصر" لندن مجریہ ۱۷ اخاء (اکتوبر) میں درج خوش کن رپورٹ کے مطابق سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے مورخہ ۲۰ تبوک (ستمبر) کو سرزمینِ کینیڈا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ اس بابرکت تقریب کا آغاز صبح ساڑھے گیارہ بجے قرآن کریم کی تلاوت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ عارفانہ منظوم کلام سے ہوا۔ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے حاضرین کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے قبل (۱) شہر مسس ساگا کی لیڈی میئر Her Worship Hazel Mc Callion (۲) ٹاؤن شپ آف East GWILLIMBURY کے میئر His Worship Bob Featherstone اور (۳) محترمہ LAILA Haugh جو آنریبل TONY BONDUGAI (وزیر شہریت و تمدن RUPRECHT برائے گورنمنٹ آف صوبہ اونٹاریو) کی نمائندگی کر رہی تھیں نے موقعہ کی مناسبت سے اپنے اپنے Addresses of Welcome حاضرین کی خدمت میں پیش کئے۔ اللہ کے گھر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا اور اپنی عاجزانہ دعاؤں سے نوازا کہ یہ گھر نوعِ انسانی کی بہتری اور فلاح و بہبود کا باعث بنے۔

ان ہر سہ تقاریر کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو ایک جامع، پُر مغز اور عارفانہ خطاب سے نوازا۔ حضور انور نے قرآن کریم کی آیت کریمہ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ سے عبادت گاہ کے مقاصد اور اغراض کا استنباط فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ کے گھر کی تعمیر کا مقصد کیا تھا۔ ساری نوعِ انسان کے ملنے اور سب کے لئے ہدایت اور راہنمائی کا مرکز۔ اور یہی مقاصد اس پہلی مسجد احمدیہ کی تعمیر کے ہیں۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس مسجد کو بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور نے فرمایا، مسجد احمدیہ کینیڈا کے بنانے کی خاص وجہ بھی ہے اور اس کی انفرادی تاریخی حیثیت بھی ہے۔ اور حاضرین کو جو اس مسجد کی تعمیر کی غرض و غایت سے ناواقف ہیں کہ ہم کون ہیں اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں اور یہ مسجد یہاں کیا تغیر لائے گی، کے بارے میں شکوک و شبہات کا ازالہ فرمایا۔ اور بتایا کہ موجودہ زمانہ میں عبادت گاہیں سیاست کا اڈہ ہیں۔ تخریبی کارروائیوں کا مرکز ہیں۔ خون خرابہ اور دہشت گردی پر اکساتی ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اور جہاں بھی جماعت احمدیہ عبادت گاہ بنائے گی وہ قرآنی بیان فرمودہ مقاصد کے مطابق ہوگی نفرت پھیلانے کے لئے نہیں۔ تشدد اور دہشت پیدا کرنے کے لئے نہیں۔

حضور نے فرمایا، جماعت احمدیہ امن پسند جماعت ہے۔ ہمارے دل تکلیف اور دکھوں کے کھائے ہوئے ہیں۔ Sufferings (مصائب اور دکھ) درحقیقت انسانی ذات میں دلوں کو پاکیزہ کرتی ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۵ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا

"اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے۔ اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔"

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارکٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

قوموں کے عُروج و زوال میں عورتوں کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے!

ماؤں کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ہی ساری قوم کا قدم جنّت اور ترقّی کی طرف اُٹھ سکتا ہے!

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ "بھارت" کے پہلے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر ۱۹۸۶ء کیلئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا رُوح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر

میری عزیز بہنو اور بچّیو!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ نیک مقاصد کے ساتھ احمدیت کے دائمی مرکز میں جمع ہونا آپ سب کو مبارک ہو۔ اور ان اجتماعات سے وابستہ فیوض و برکات سے وافر حصّہ لے کر احمدیت کے پاک نمونے بننے کی آپ کو توفیق ملے۔ آمین

مامورِ زمانہ کی بعثت کا مقصد جہاں دُنیا میں خُدائے واحد و یگانہ کی توحید کا قیام ہوتا ہے وہاں مخلوقِ خدا میں باہمی محبت اور پیار کو استوار کرنا بھی اُن کا مدعا ہوتا ہے۔ اِس زمانہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام بھی اسی مشن کے ساتھ مبعوث ہُوئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"مَیں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔
اوّل خُدا کی توحید اختیار کرو۔ دُوسرے
آپس میں محبّت و ہمدردی ظاہر کرو۔
وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے
کرامت ہو۔"

(ملفوظات جلد۲ ص ۴۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کی اِن دو اغراض کے پیشِ نظر مَیں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ آپ کے بھی کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال میں عورتوں کا گہرا ہاتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ نئی نسلوں کی باگ ڈور اُن کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی "اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ" کے الفاظ میں اِس طرف لطیف اشارہ فرمایا ہے کہ ماؤں کی اچھی تربیت کے نتیجہ میں ہی ساری قوم کا قدم جنت کی طرف اور ترقی کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ اسی غرض سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی تھی۔ تا ان کی اچھی تربیت کے ذریعہ صادقوں کی وہ جماعت تیار ہو جو دین کی خدمت اور مخلوق کی ہمدردی میں عدیم المثال ہو۔ اور یہی خلاصہ ہے آپ کے عہد کا جو آپ ہمیشہ دُہراتی ہیں۔ یاد رکھیں سچّی توحید تقاضا کرتی ہے اُس بلالیؓ رُوح کا جس کی اَحَد اَحَد کی صدائیں صرف اور صرف خُدا کو اپنا معبود و مقصود اور مطلوب قرار دے کر اس کی وفاداری اور بندگی کا دم بھرتی ہوں۔ کیونکہ وہی سچا، زندہ اور وفادار خُدا ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ اس رنگ میں اپنے ربّ سے محبت کریں گی اور اس کی طرف جُھکیں گی تو وہ ہمیشہ آسمان سے آپ کی مدد کے لئے اُترے گا۔ اور آپ کے خلاف کفر کی سب تدبیروں کو یکسر باطل کر دے گا۔ اِنشاء اللہ العزیز۔

پیاری بہنو! جہاں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی دُوسری غرض یعنی مخلوقِ خُدا سے ہمدردی اور محبت کا تعلق ہے، یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے بارے میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اس کی بُنیاد "اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ" پر ہونی چاہیئے۔ یعنی محض اللہ کی خاطر اُس کی مخلوق سے محبت کی جائے اور اس کے عوض کبھی جزاء یا شکر وسپاس کی خواہش دل میں نہ رکھی جائے۔ پس آپ بھی اِس ارشاد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اللہ کی خاطر اُس کے بندوں سے محبت کریں۔ کسی سے کینہ نہ رکھیں، کسی سے بُغض نہ رکھیں، کسی سے حسد نہ کریں، باہم اتفاق رکھیں، ہر ایک کی دلداری کریں، تقویٰ پرہیزگاری سے کام لیں۔ اور حُسنِ سلوک سے پیش آئیں۔ یقیناً محبت سے ہی دل جیتے جایا کرتے ہیں اور یہ محبت ہی ہے جو دُنیا کو ظلمتوں سے نکال کر نُور کے اُجالوں میں لا بٹھایا کرتی ہے۔ لیکن اِس مقصد میں کامیابی تبھی ممکن ہے جب آپ اپنے گھروں کو جنتِ ارضی میں تبدیل کر دیں گی۔ اور اُن میں پلنے والی نسلوں کی اچھی تربیت کر کے اُنہیں اپنے اعصاب میں سے وہ مکمل آگہی دیں گی کہ جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ فطری نیکی اور طبعی جذبۂ حبِّ خلائق سے سرشار ہو کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنی نوعِ انسان کے دلوں کو جیتتے رہیں۔ پس مسیحِ پاک کے اِن نونہالوں کی جو آپ کے پاس جماعت کی ایک امانت ہیں، اچھی تربیت کریں اور اسی غرض کے لئے ہمیشہ اِس امر کو ذہن نشین رکھیں کہ بچّے کی پیدائش کے ساتھ ہی اس کی تربیت کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اِسی زمانہ سے خُدا کے حضور دردِ دل سے دُعائیں کرتے ہوئے ان کی دینی و دُنیوی ترقی کے لئے اُنہیں زیورِ علم و عمل سے آراستہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور بچپن کی تربیت کے ذریعہ اُنہیں اس رستہ پر ڈال دیں جو جنّت کا رستہ ہے۔ تاکہ بڑے ہو کر وہ اِسلام کی ایک جیتی جاگتی تصویر بن جائیں۔ اِس طرح آپ کے وجودوں سے سلسلہ کو جو مدد ملے گی، اُس پر آنے والی نسلیں بھی فخر کریں گی۔ اور تاریخِ احمدیت ہمیشہ اِس پیار سے آپ کو یاد رکھے گی کہ محمدِ عربیؐ کے عاشقانِ صادق اور مہدیٔ معہودؑ کے شیدائی اِن گودوں کے پالے ہیں۔

اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ اس کی ہوں اور وُہ آپ کا ہو۔

وَالسّلام
خاکسار

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

بدر کی اعانت
ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے!

ہم بھی مشتاقِ زیارت ہیں

اَے ہوا مغرب میں جاکر پاسِ عزت کیجئے
دِل کی چاہت سے سلام با محبت کیجئے

باخلوص و باحمیت اور باعجز و نیاز
پُر وقار و با ادب یہ عرضِ خدمت کیجئے

مالکِ ارض و سما رکھے سلامت آپ کو
مجھ سے بھی منظور گلہائے عقیدت کیجئے

آپ کے خط سے دلِ محزون پاتا ہے سکون
گاہے گاہے یہ کریمانہ کرامت کیجئے

آپ کا شوقِ لقائے مشرقی احباب ہے
ہم بھی مشتاقِ زیارت ہیں عنایت کیجئے

دردِ فرقت میں تڑپتے ہیں یہاں ہم روز و شب
با ظفر آجائیے اب ترکِ غربت کیجئے

یہ دُعا فرمائیے نا! اَے خدائے ذوالمنن
گلستانِ دین پر بارانِ رحمت کیجئے

بڑھ گئی برداشت سے اب دردِ فرقت کی تپش
خارِ پژمردگی کو پھر باعثِ بہجت کیجئے

بیکس و بیمار ہے دینِ نبیؐ محترم
خود مدد فرمائیے، تائید و نصرت کیجئے

اُمّتی ہی باعثِ بدنامی محترم ہوئے
لاج خود رکھ لیجئے، اُمّت پہ شفقت کیجئے

اِک نشاں دکھلایئے دُنیا کو یا ربّ زود تر
آشکارا اپنے پیاروں کی صداقت کیجئے

حضرتِ خیر الرّسلؐ کا نام روشن ہو سدا
آپ کے پیاروں کی یا ربّ خود حفاظت کیجئے

کامراں ہوں مخلصیں اور سُرخرو ہوں باوفا
اہلِ ایفا کی ہمیشہ ہی حمایت کیجئے

تیری رحمت غلبہ رکھتی ہے غضب پر بالیقیں
جو سعادت مند ہوں اُن کو ہدایت کیجئے

نیک شقی جو ازل سے ہیں نگاہِ ناز میں
یا الٰہی! اُن سے اظہارِ براءت کیجئے

نیک انجام کی خاطر اِک دُعائے مُستجاب
اَے امامِ وقت سرخیلِ جماعت کیجئے

یا الٰہی! جس سے ہوں مسرور دُنیا کے سعید
میری تحریر میں پیدا وہ حلاوت کیجئے

محتاجِ دُعاء۔ خاکسار عبد الرحیم راٹھور

حالات پر ہر جہت سے اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کریں!

اور

آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے اپنے اندر بیقراری پیدا کریں!

جماعتی تربیت اور اولادوں کو صحیح راہ پر قائم رکھنے کے لئے بہت زیادہ توجہ، کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۹ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام بیت الاسلام ٹورانٹو (کینیڈا)

زندگی کے تین ردِ عمل

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

زندگی جغرافیائی حالات کے مطابق دو طرح ردِ عمل ظاہر کرتی ہے:-

(۱) یا تو زندگی جغرافیائی حالات کے تابع ہو کر مدغم ہو گئی اور اس میں مدافعت نہ رہی۔

(۲) یا زندگی ان جغرافیائی حالات میں ڈھل جانے کی بجائے اس نے دفاعی ردِ عمل ظاہر کیا اور زندگی نے جغرافیائی حالات پر غالب آنے کی سعی اور کوشش کی۔

یعنی یا تو زندگی نے حالات سے سمجھوتہ کر لیا اور یا حالات پر غالب آ گئی اور قابض ہو گئی۔

فرمایا، ایک تیسری شکل بھی نظر آتی ہے۔ نہ یہ طاقت تھی کہ زندگی حالات پر غالب آئے، نہ یہ طاقت تھی کہ زندگی حالات کے مطابق ڈھل جائے۔ تیسری صورت میں زندگی پر موت وارد ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ شکل اور صورت تاریخ کی گہرائیوں میں ڈھونڈنے سے ملتی ہے۔ موت ان پر غالب آ گئی اور وہ زندہ نہ رہنے دیئے گئے۔

امریکہ و کینیڈا کے خصوصی حالات اور جماعتی تربیت کا مسئلہ

حضور نے فرمایا، اس پس منظر میں آج جماعتِ امریکہ اور جماعتِ کینیڈا سے خطاب کرتا ہوں۔ ایک بات بڑی واضح نظر آتی ہے کہ امریکہ اور کینیڈا کے مسائل کے لئے یورپ کے مسائل کے طریق کار سے مختلف طریق کار اختیار کرنا ہوگا۔ یہ میرا تجربہ ہے اور میں نے اپنے سفروں کے دوران اس بات کو نوٹ کیا ہے کہ یورپ کے مقابلہ میں امریکہ مادہ پرستی میں بہت آگے ہے۔ اور اس کے بعد کینیڈا ابھی مادہ پرستی کا شکار ہے۔ کوئی دو خاندان یورپ اور امریکہ یا کینیڈا میں آباد ہوں، ان کا موازنہ کرنے سے یہ نتیجہ ظاہر و باہر ہوگا کہ جو خاندان یورپ میں آباد ہوگا اس کے مقابلہ میں امریکہ یا کینیڈا میں آباد ہونے والا خاندان یورپ والے خاندان کی نسبت زیادہ مادہ پرستی کا شکار نظر آئے گا۔ گو عملاً دونوں خاندانوں کو اس طرح آباد کر کے یہ تجربہ نہیں کیا گیا۔ حالات بتاتے ہیں کہ اس طرح ضرور ہوگا۔ ان حالات میں امریکہ اور کینیڈا میں جماعتی تربیت اور اولادوں کو صحیح راہ پر قائم رکھنے کے لئے بہت زیادہ توجہ، کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ میرا ان حالات کا تجزیہ کرنے کے نتیجہ میں تجربہ اور گہری نظر سے مطالعہ بتاتا ہے کہ اس مادیت پرستی کے اثر کے ماتحت آئندہ نسلوں سے جماعت کو ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ اس لئے یہ امر بے حد ضروری ہے کہ حالات کو اپنے تابع کرنے کی کوشش کی جائے۔

مومن کا مزاج سچ ہے

فرمایا، ایک ضروری بات یہ بھی ہے کہ مومن کا ایک مزاج ہوتا ہے اور وہ سچ ہے۔ مومن کا اوّل بھی سچ ہے اور اس کا آخر بھی سچ ہے۔ مغربی اقوام نے نہایت دیانتداری سے تسلسل کے ساتھ کوشش کر کے موجودہ ترقی کے انتہائی معیار کو حاصل کیا ہے۔ ان سے ہی ہمیں سبق حاصل کرنا ہوگا۔ اور یہی اصول ہماری رہنمائی کرے گا۔

فرمایا، جو چیز اس وقت مجھے نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کا دینی معیار اور آپ کی اولادوں کا دینی معیار ایک نہیں ہے۔ جو دینی معلومات آپ کی ہیں، دین کی طرف جتنی رغبت آپ کی ہے، آپ کی اولادوں کی دینی حالت اس جیسی نہیں۔ بلکہ بعض حالات میں میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے اور دیکھا ہے کہ آپ کی دینی حالت آپ کی نسلوں کی دینی حالات کے مقابلہ میں بے حد قابلِ افسوس ہے۔

تربیتِ اولاد کے لئے انفرادی اور اجتماعی منصوبہ بندی کی ضرورت

فرمایا، ان حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعتی طور پر منصوبہ بندی کی جانی چاہیئے۔ انفرادی طور پر بھی کوشش ضروری ہے اور جماعتی سطح پر بھی خاص توجہ اور التزام سے کوشش کی جانی لازمی ہے۔ ہر احمدی گھرانہ اس بات کا جائزہ لے جیسا کہ میں نے کہا ہے، اس کی ابتدا آپ کے گھروں سے ہونی چاہیئے۔ اور جہاں بھی اس کو کوئی خامی اور کمی نظر آئے گی وہ اصلاح کرے۔ اور حالات پر ہر جہت سے اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرے۔ ہر خاندان یہ فیصلہ دیانتداری سے کرے۔

حضور انور نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے احساس اور حس کے بارہ میں تفصیل سے بیان فرمایا اور بتایا کہ موجودہ احباب اور افرادِ جماعت اپنی حس اور اپنے احساس کو کھوتے چلے جا رہے ہیں۔ میں توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اپنی اولاد کے رجحان اور مذہب کی طرف رغبت کے فقدان کو نظرِ غائر سے دیکھیں اور آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے اپنے اندر بے قراری پیدا کریں۔

اس سارے ماحول کو دیکھ کر حضور انور نے اپنی انتہائی اضطرابی کیفیت بیان فرمائی اور دردمندانہ لہجہ اور انداز میں احبابِ جماعت کو توجہ دلائی کہ اپنے اپنے احساس کی نگرانی کریں۔ ان بدلتے ہوئے حالات کو محسوس کریں۔ اور اس درد کو محسوس کریں جس سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ جب درد ہی محسوس نہیں ہوگا تو اس کا علاج کیونکر ہوگا۔ آپ دین کا احساس زندہ کریں۔ ان اولادوں کی امانت کی ذمہ داری کو ذمہ داری سے سنبھالیں۔

فرمایا۔ جو ہدایات، تفصیل سے میں، کل شوریٰ کے اجلاس میں دوں گا۔ اس پر مسلسل عمل ہونا چاہیئے اور پھر جماعت مجلس عاملہ کے اجلاس میں ان ہدایات کا جائزہ لیتی رہے۔ تا ان ہدایات پر عمل کرنے کی یاد دہانی ہوتی رہے۔

نماز باجماعت کی تلقین

حضور نے فرمایا، میں نے اس سے قبل نماز باجماعت کی تلقین کی تھی۔ کچھ عرصہ اس پر عمل ہوا اور پھر سستی نظر آنے لگی، فرمایا، عبادت ہماری زندگی میں ایک مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔

ایک دعا کی تلقین

حضور انور نے فرمایا کہ میرے لئے یہ دعا نہ کریں کہ آپ کی اصلاح کا احساس میرے دل سے مٹ جائے۔ اگر یہ احساس ہی مٹ گیا تو اس سے اور شمعیں کس طرح روشن ہو سکیں گی۔ دعا کریں کہ یہ تکلیف دہ احساس میرے دل میں قائم رہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

درخواستِ دعا:- میرے برادرِ نسبتی عزیز مکرم سید شوکت علی صاحب اپنے کاروباری پریشانیوں کے ازالہ، کاروبار میں برکت اور دینی و دنیوی برکات و ترقیات کے لئے جملہ بزرگانِ کرام اور احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ دعاگو: محمد کریم الدین شاہد قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالسِ علم و عرفان

حضور انور کے انگریزی جوابات کا اُردو خلاصہ ادارہ بدر ہفت روزہ النّصر لندن مجریہ ۱۷ اخاء (اکتوبر) کے شکریہ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال: خلافتِ احمدیہ کی بقا اور دوام کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے گئے ہیں؟

ج: فرمایا، جہاں تک جماعتِ احمدیہ کی خلافت کا تعلق ہے، تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دے دی تھی کہ آپ کی خلافت تاقیامت جاری رہے گی۔

فرمایا، یہ اسی طرح ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت اب تک قائم ہے۔ یہ سوال اس وقت زیرِ بحث نہیں کہ وہ خلافتِ حقّہ تھی یا نہیں لیکن بہرحال جاری ہے۔ اس کے برعکس حضرت مسیح موعودؑ کو ہزار سال تک خلافت صالح جاری رہنے کی خدا تعالیٰ نے بشارت دی اور آپ کو ایک ہزار سال کا مجدّد قرار دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے بعد زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک روز مرّہ کے مسائل کا تعلق ہے، خلیفۂ وقت ان کو بخوبی حل کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر اُس فتنے سے آگاہی اور نبٹنے کے مکمل وسائل رکھتا ہے جو خلافتِ احمدیہ کے مستقبل کے لئے باعثِ خطرہ ہو سکتے ہیں۔

فرمایا، جماعتِ احمدیہ خدا کے فضل سے ایک منظّم جماعت ہے۔ اور ہم دعویٰ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اس قسم کی یا اس سے بہتر جماعت موجود نہیں۔ خواہ وہ مذہبی ہو یا غیر مذہبی۔ جماعتِ احمدیہ کی کوئی بھی شاخ خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی اس طرح سے منظم ہے کہ ہر حصّہ اپنے اپنے طور پر سرگرمِ عمل ہے۔

ہمارا نظام انتخاب جمہوری ہے جو کہ تمام دنیا میں کام کر رہا ہے۔ اور کوئی بھی شخص اپنے متعلق غلط اور جھوٹا پراپیگنڈا نہیں کر سکتا، بلکہ وہ کسی بھی قسم کا پراپیگنڈا نہ تو کرتا ہے نہ ہی اُسے اس بات کی اجازت دی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ جو شخص کسی عہدے کے لئے چُنا جاتا ہے وہ اپنا نام بھی خود پیش نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ہی اس نظام کا نگران نظامِ خلافت ہے۔ اگر کسی جگہ انتخابات میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو خلافت کے نمائندے اس بات کا دھیان رکھتے ہیں کہ کسی قسم کا نقصان پہنچنے سے پیشتر اس حصّے کو الگ کر دیا جائے جو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمدہ اور اعلیٰ نظام ہے کہ جس میں نظامِ خلافت اللہ تعالیٰ کا خادم بن کر جمہوری خیالات کی نگرانی کرتا ہے۔

فرمایا، اس سے پیشتر اسلام میں بھی ایسے کسی نظام کی مثال نہیں ملتی۔ یہ دنیا میں اپنی قسم کا واحد نظام ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعودؓ کو آپؓ کی پیدائش سے پیشتر ہی مصلح موعود قرار دے دیا گیا تھا کہ آپؓ سے قبل کوئی شخص ایسا شاندار نظام قائم کرنے کے قابل نہیں ہوا جو نہایت درجہ متوازن ہو۔ اس نظام میں اُوپر سے لے کر نیچے تک کوئی نہ کوئی آنکھ اس کی نگرانی کر رہی ہوتی ہے یہاں تک کہ نائیجیریا کے دور دراز علاقہ میں واقع ہونے والی معمولی سے معمولی بات بھی خلیفۂ وقت سے چھپی نہیں رہ سکتی۔ اور پیشتر اس کے کہ کوئی شرارت سر اُٹھا سکے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا قلع قمع کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ کام بہت مؤثر انداز سے کیا جاتا ہے۔

فرمایا، یہ ایک ایسی تنظیم ہے جو کہ نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا کوئی کام ہی نہیں ہو رہا۔ لیکن فی الحقیقت بڑے بڑے اُمور سرانجام پا رہے ہوتے ہیں۔

فرمایا، کہ وہی نظام زیادہ مؤثر ہوتا ہے جس میں کسی قسم کا شور شرابہ نہ ہو۔ اور آرام سے سب کام ہوتے چلے جائیں۔ جس طرح قرآن کریم میں آتا ہے "ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ" کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو منظم کر کے اور ایک سرکل چلا کر اب اپنے تخت پر بیٹھ کر صرف نگرانی کر رہا ہے۔ اور دیکھنے میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ تمام دنیا کا نظام خود بخود کام کر رہا ہے۔ اور یہی سبق خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ ایک ایسی تنظیم ہے جو اسی قسم کے نظام کی مالک ہے۔

(۲۷ جون ۱۹۸۶ء مسجد فضل لندن)

سوال: بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ مسیح موعود کے ظہور کے ساتھ مسلمانوں کے ظاہری دُنیوی غلبہ کی پیشگوئی تھی لیکن مرزا صاحب کے ذریعہ یہ پُوری نہیں ہوئی۔

ج: فرمایا، ایسا سوال کرنے والے لوگ ایک مذہبی لیڈر کا انتظار کر رہے ہیں۔ یا پھر کسی سیاسی لیڈر کا۔ ان لوگوں کے نظریات بھی حضرت عیسیٰؑ کے وقت کے یہود کے نظریات سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ ایک اور مشابہت پُرانے اور نئے مسیح کے درمیان نکل آئی ہے۔ اور اس زمانہ میں بھی لوگ موجودہ مسیحؑ سے وہی توقعات رکھتے ہیں جو اس وقت کے یہود پہلے مسیحؑ سے رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی حقائق کو بگاڑ کر پیشگوئی کا غلط مطلب لے لیا تھا۔ اور اس مسیح کا انتظار کرتے رہے جو اُن کو رُوحانی نہیں بلکہ دُنیاوی شان و شوکت دلائے گا۔ اس لئے وہ مذاق اُڑاتے تھے۔ اور حضرت مسیحؑ سے پوچھتے تھے کہ تم کس جگہ کے تاج والے ہو۔ اور ہنسی ٹھٹھا کرتے ہوئے اُنہیں کانٹوں کا تاج پہنایا۔ موجودہ مسیح علیہ السلام چونکہ مسیح محمدیؐ ہیں اور اُن کی بعثت تمام دنیا کی طرف ہے۔ لہذا تمام دُنیا اس قسم کے اعتراضات کر سکتی ہے۔

سوال: قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے آسان بنایا ہے۔ اس کے باوجود مسلمانوں میں اختلافات کیوں ہیں؟

ج: فرمایا، مسلمانوں کو آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو آسان بنانے کا اعلان کیا ہے پھر بھی دُنیا کی ایک بہت بڑی تعداد اس کو سمجھ نہیں سکی۔ اور اسی طرح عیسائی صاحبان پر بھی یہ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے پیغام کو اس وقت کے یہود نے کیوں قبول نہیں کیا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار بار اُن کو بتایا کہ میں ہی سیدھا راستہ ہوں۔ اور صرف ایک ہی راستہ ہوں۔ لیکن اس کے باوجود یہود کو وہ راستہ نظر نہ آیا۔

فرمایا، اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی پہلی آیت میں بیان فرمائی ہے:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی سچائی کو سمجھنے اور پہچاننے کے لئے اور پھر اس سچائی کو مخالفت کے باوجود قبول کرنے کی جرأت صرف متقیوں کو ملتی ہے۔ صرف وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں سچائی کو دیکھ کر یہ کہنے کی جرأت کر سکتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔ اور ایسے لوگ دُنیا میں بہت کم ہیں۔

(مجلسِ عرفان ۲ جولائی ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ)

درخواستِ دُعا

(۱) مکرم سید نفضل احمد صاحب صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن بہار (پٹنہ) اپنی اہلیہ کے علاج کے سلسلہ میں ۲۲؍۹ کو امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی، سفر کی دشواریوں سے محفوظ رہنے اور اُن کے چھوٹے بیٹے عزیز سید مبارک احمد سلمہ اللہ جنہوں نے ایم بی بی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دُعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔

خاکسار:- سید بشیر احمد سیکرٹری صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار (پٹنہ)

(۲) خاکسار کی عمزاد ہمشیرہ عزیزہ سیدہ امۃ العلیم شدید بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ خورد ماموں جان بھی بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں۔ ہر دو کی کامل صحت و شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئین سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار:- سید فضل عمر سابق مبلغ سلسلہ حال مقیم سونگڑہ اڈیشہ

"ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰۔بی رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳ ۰۰۰ ۷
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

تازہ خواہی داشتن گر گلشنِ ایمان را
گاہے گاہے باز خواں ایں نکتۂ عرفان را

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی لطیف اور پُر معارف تفسیر

پیشانی میں درج شدہ شعر کسی بزرگ کا ہے۔ اس مضمون کے مناسبِ حال ان کی روح سے معذرت کے ساتھ اس میں تھوڑی تبدیلی کی گئی ہے۔ یعنی "داغ ہائے سینہ" کی بجائے "گلشنِ ایمان" اور "قصّۂ پارینہ" کی بجائے "نکتۂ عرفان" چسپاں کیا گیا ہے۔ ——— (خاکسار: عبد الرحیم راٹھور یاری پورہ کشمیر)

اس آواز پر لبیک کہیئے!

ہر احمدی جس تک میری یہ آواز پہنچتی ہے۔ وہ خود اپنا نگران بن جائے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرے کہ میں نے سال کے اندر اندر ایک احمدی ضرور بنانا ہے۔ اور دُعا کرے تو یہ کچھ مشکل امر نہیں جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کوئی چیز آپ کو دینا چاہتی ہو تو ہاتھ بڑھا کر اس کو نہ لینا سخت ناشکری ہے۔
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سورۃ النبأ کی اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اس سورت میں غلبۂ اسلام کا بھی ذکر ہے اور قرآن کریم کے غلبہ کا بھی اس میں ذکر ہے پس اس میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ مومنوں کے لئے مکروہات سے نجات حاصل کرنے کے سامان پیدا ہو جائیں گے اور ان کو ایسی جگہیں عنایت ہوں گی جو مقامِ نجات یا مقام کامیابی کہلانے کی مستحق ہوں گی۔ یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی تھی جب مسلمانوں کے لئے کسی قسم کا ٹھکانہ نہیں تھا۔"

"یہ سورت مکی ہے اور مکی بھی ابتدائی زمانہ کی ہے۔ اُس وقت اسلام میں صرف دس بارہ آدمی شامل تھے۔ اور ان کو کفار کی طرف سے ایسی ایسی تکالیف دی جاتی تھیں جن کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ غلام جو ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہو گئے تھے کفارِ مکہ ان کو تپتی ریت پر عرب جیسے گرم علاقہ میں لٹا دیتے اور جب اس کے نتیجہ میں بھی وہ اسلام سے بیزاری کا اظہار نہ کرتے تو تپتے ہوئے پتھر ان کے سینے پر رکھ دیتے بلکہ بعض دفعہ کوئی آدمی ان کے سینہ پر چڑھ جاتا۔ پھر بعض کے پاؤں میں رسّی باندھ کر انہیں مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا وہاں عام طور پر بارشوں کے اثر سے اپنے مکانات کو بچانے کے لئے دروازوں کے آگے بڑے بڑے پتھر رکھ دیتے تھے جن کو کھنگر کہتے ہیں تاکہ بارش کی وجہ سے دیواریں خراب نہ ہوں۔ کفارِ مکہ کی عادت تھی کہ وہ مسلمانوں کو جب دُکھ دیتے اور ان کی ٹانگوں میں رسّی باندھ کر مکہ کی گلیوں میں گھسیٹتے تو ان کھنگروں پر سے بھی ان کو گھسیٹتے ہوئے چلے جاتے اور ان کے جسم لہولہان ہو جاتے۔"

"ایک صحابیؓ خبابؓ بن ارتؓ جو پہلے غلام تھے اور غلامی کی حالت میں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے انہیں بڑی بڑی تکالیف دی گئی تھیں ایک دفعہ فتوحات کے زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے مشرکوں کی ایذا دہی کے متعلق دریافت کیا تب انہوں نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا اُٹھایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ان کی پیٹھ کی کھال ایسی تھی جو عام انسانوں کی نہیں ہوتی۔ وہ دیکھ کر حیران ہوئے اور کہنے لگے کیا آپ کو یہ کوئی بیماری ہے؟ وہ کہنے لگے بیماری نہیں بلکہ پتھروں پر سے میں جو گھسیٹا جاتا تھا اُس کی وجہ سے زخم اور خراش ہو کر میری پیٹھ کا چمڑہ ایسا ہو گیا ہے۔ (اسد الغابہ)"

"یہ حالات تھے جو مسلمانوں پر وارد ہو رہے تھے۔"

"ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپ باہر نکل کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتے تھے۔ حضرت اُمّ ہانیؓ کے مکان میں آپؐ چند ساتھیوں کو لیکر جمع ہوتے۔ نماز پڑھتے اور دین کی باتیں کرتے۔ کھُلے میدان میں آپؐ کا نماز پڑھنا یا اپنے صحن میں ہی بلند آواز سے پڑھنا یہ بھی جرم سمجھا جاتا تھا۔ جب مصائب حد سے بڑھ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپؐ سے اجازت لے کر مکہ مکرمہ سے باہر جانے شروع ہو گئے۔"

"ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کا ارادہ کیا۔ وہ اپنا سامان لے کر جا رہے تھے کہ مکہ کا ایک رئیس ابن الدغنہ انہیں ملا۔ اس نے آپؓ سے پوچھا کہ آپ اسباب باندھ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا چونکہ اس جگہ دین کی آزادی نہیں ہے اور میری قوم دشمنی کرتی ہے اس لئے میں مکہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اس نے کہا وہ شہر کس طرح آباد رہ سکتا ہے جس میں سے آپ جیسا آدمی نکل جائے۔ میں آپ کا ضامن ہوں آپ باہر نہ جائیں۔ چنانچہ اس نے اعلان کر دیا کہ (حضرت) ابوبکرؓ میری حفاظت میں ہیں۔"

"اہلِ عرب میں بہت بڑی خود سری پائی جاتی تھی لیکن اس کے باوجود ان میں یہ خوبی تھی کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو اپنی حفاظت اور پناہ میں لے لیتا تو پھر اسے کوئی شخص تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اور اگر کوئی پہنچانا چاہتا تو دوسرے اسے روک دیتے کہ تم ایسا مت کرو۔ یہ فلاں شخص کی حفاظت میں ہے۔ اس نے یعنی (ابن الدغنہ) جب اعلان کر دیا کہ ابوبکرؓ میری حفاظت میں ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اطمینان کے ساتھ مکہ میں رہنے لگ گئے۔ ایک روز وہ اپنے صحن میں باہر نکل کر قرآن شریف پڑھ رہے تھے کہ ان پر رقّت غالب آگئی اور ان کے آنسو بہنے شروع ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ کَانَ رَجُلًا بَكَّاءً یعنی ان کو قرآن شریف پڑھتے وقت بہت رقّت آجایا کرتی تھی اور وہ رو پڑتے تھے۔ ان کے قرآن شریف پڑھنے کی آواز سُن کر بچے اور عورتیں اردگرد کے گھروں سے نکل کر وہاں جمع ہو جایا کرتی تھیں۔ بچوں اور عورتوں میں خصوصیت سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب انہیں کوئی نئی چیز نظر آئے تو دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے کلامِ قرآن شریف بالکل نیا کلام تھا۔ پھر جب کوئی بڑا آدمی رو رہا ہو تو لازماً دوسروں کو توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دروازوں سے لگ کر قرآن شریف سننا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب قرآن کریم کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ادھر حضرت ابوبکرؓ کی رقّت اور ان کے گریہ کو دیکھا تو محلہ کی عورتیں بھی متأثر ہونے لگیں اور اس طرح محلہ میں جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رہتے تھے اسلام کا چرچا شروع ہو گیا اور عورتوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ تو بڑا عمدہ

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!!"
(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محتاجِ دُعا: اقبال احمد جاوید (مع برادران) جے۔ این روڈ لائنز ایند جے۔ این انٹر پرائسز

NO. 75 FARH COMMERCIAL COMPLEX
J. K. ROAD, BANGALORE - 560002
PHONE. NO. 228666.

اچھی باتیں ہیں۔ جب ان کے خاوندوں کو علم ہوا کہ ہماری عورتیں اس طرح متاثر ہو رہی ہیں تو وہ اس رئیس کے پاس گئے جس نے انہیں اپنی حفاظت میں لیا تھا۔ اور کہا کہ آپ نے ابوبکرؓ کو اپنی حفاظت میں لے کر یہ کیا مصیبت پیدا کر دی ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے قرآن سے متاثر ہوتے جا رہے ہیں۔ اگر یہی حالت جاری رہی تو تمام محلہ مسلمان ہو جائے گا۔ پس یا تو اسے سمجھائیں کہ وہ قرآن شریف بلند آواز سے نہ پڑھا کرے اور یا اپنی حفاظت واپس لے لیں۔"

"وہ رئیس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ اس اس طرح کرتے ہیں جس پر محلہ والے سخت شکوہ کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر یہی طریق جاری رہا تو ہماری عورتیں اور بچے مسلمان ہو جائیں گے۔ اس لئے آپ یہ کام چھوڑ دیں اور اندر بیٹھ کر قرآن شریف پڑھا کریں۔ ورنہ مجھے اپنی حفاظت کو واپس لینا پڑے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اپنی حفاظت بے شک واپس لے لیں۔ میں اللہ اور اس کے رسول کی حفاظت میں رہنا پسند کرتا ہوں۔"

(تاریخ خمیس جلد اول و بخاری مصری جلد دوم کتاب مناقب الانصار)

"چنانچہ ابن الدغنہ وہاں سے واپس آیا اور اس نے اپنی حفاظت واپس لینے کا اعلان کر دیا۔ بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے بھی ہجرت کے متعلق بدل گئی اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ جب آپ کو ہجرت کی اجازت ہو اس وقت مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرما لیا۔"

"ان حالات میں مسلمان مکہ کے اندر اپنی زندگی کے دن بسر کیا کرتے تھے میں سمجھتا ہوں اگر مکہ والوں کے مظالم کی مثالیں جمع کی جائیں تو وہ سینکڑوں کی تعداد میں نکل آئیں گی۔ جن سے نہ صرف ان مظالم کا پتہ لگ سکتا ہے جو اہل مکہ مسلمانوں پر کیا کرتے تھے بلکہ لوگوں کو یہ سبق بھی مل سکتا ہے کہ انہیں دین کی خاطر کس طرح قربانیوں سے کام لینا چاہئیے۔"

"اس زمانہ میں جب مسلمان انتہائی تکلیف میں زندگی بسر کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ؕ

یقیناً جو مسلمان اور متقی ہیں ان کی مکروہات ایک دن دور ہو جائیں گی اور وہ تکالیف وہ باتیں جو آج پیدا ہو رہی ہیں خدا ان سب کو مٹا دے گا۔ اور وہ جگہیں ان کو حاصل ہوں گی جہاں مکروہات ان کے قریب بھی نہیں پھٹک سکیں گی۔ جہاں کامیابی ان کے پاؤں چومے گی اور جہاں آرام اور آسائش کے دروازے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔"

(تفسیر کبیر۔ تفسیر سورۃ النبأ زیر آیت کریمہ مذکورۃ الصدر)

آٹھواں سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کیرنگ

محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیرنگ (اڑیسہ) اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر لجنہ و ناصرات کا آٹھواں سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس کے لئے ممبرات کو پہلے سے تیاری کرائی گئی تھی۔ مورخہ ۲۵ ستمبر کو صبح ۹ بجے محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ حلقہ محمود آباد کی زیر صدارت محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کاروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہ عہد دہرایا گیا اور عزیزہ امۃ العزیز رابعہ بشریٰ و عزیزہ مبارکہ بیگم نے نظمیں پڑھیں بعد نماز ظہر و عصر محترمہ حذیفہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ نے سالانہ رپورٹ کارگذاری پیش کی۔ اجتماعی دعا کے بعد علی الترتیب ہر سہ گروپس نے حفظ قرآن، اردو اور اڑیہ نظم خوانی، تقاریر، میوزیکل چیئرز، ریس، پرچی اور رسّی دوڑ کے مقابلے منعقد ہوتے رہے۔ ان کی صدارت مکرمہ رقیہ بی بی صاحبہ، ہاجرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ زبیدہ بی بی صاحبہ، مکرمہ حبیبہ بی بی صاحبہ اور خاکسار جمیلہ بیگم نے اور ججز کے فرائض مکرم انیس الرحمن صاحب، مکرم شیخ حلیم الدین صاحب، مکرم فرزان احمد خان صاحب، مکرم عبد الصمد خان صاحب، مکرم یٰسین خان صاحب اور مکرم سید نصیر الدین احمد صاحب قادیانی نے انجام دیئے۔ مقابلہ جات میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات بھی دیئے گئے۔ بر عایت پردہ مکرم صدر صاحب جماعت کیرنگ کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین ثم

ایک تحقیقی مقالہ

قتلِ مرتد اور قرآن

مشہور مفکرِ اسلام جناب مولانا محمد علی صاحب جوہر کے قلم سے

قتل بر بنائے ارتداد کے مسئلہ میں ہم قرآن پاک اور احادیث پر غور کرنے اور متعدد اکابر علماء سے گفتگو اور بحث و مباحثہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قتل مرتد کا ذکر تو احادیث میں موجود ہے مگر یہ حکم ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ دوسری قومی، ملکی، سیاسی وجوہ، ضروریات و مقتضیات، اس قتل کی وجہ ہیں۔

اس مسئلہ کے حل کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں قرآن پاک کی طرف متوجہ ہونا چاہئیے۔ قرآن حکیم میں قتل مرتد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بلکہ اس میں قتل و قتال کی اجازت دو صورتوں میں دی گئی ہے۔

ایک تو فساد فی الارض کی صورت میں اور دوسرے نفس کے بدلہ اور قصاص کی صورت میں۔

امن و صلح کا عالمگیر پیغام

اسلام درحقیقت امن و صلح کا ایک عالمگیر پیغام ہے۔ اس نے ضمیر کی کامل آزادی انسان کو عطا فرمائی ہے۔ رشد و ہدایت اور گمراہی و ضلالت کے دو صاف راستے بتلا دیئے ہیں جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس کے بعد انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ جو چاہے راستہ اختیار کرے مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف ۳۰)

دین کے بارے میں سب سے پہلا حکم اور استوار اصل — لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ (البقرہ ۲۵۷) کا بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ دین کے بارے میں کوئی جبر نہیں اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے — قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ ۲۵۷) یعنی ہدایت گمراہی و ضلالت سے علیحدہ کر دی گئی ہے۔ یہ ایک کھلا ہوا حکم ہے اور اس آیت کی تفسیر ابن کثیر نے ان الفاظ میں کی ہے۔

اى لا تكرهوا احدا على الدخول فى الاسلام —

یعنی کسی کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے مجبور نہ کرو۔

جب جبر کے ذریعہ سے مسلمان نہ بنایا جا سکتا تو مسلمان رکھنے کے لئے جبر کا حکم کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ ایک طرف تو لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ (البقرہ ۲۵۷) کا اصلی حکم موجود ہے اور دوسری طرف قتل مرتد کا کوئی ذکر قرآن میں موجود نہیں ہے بلکہ ایسی آیتیں ہیں جن سے صاف پایا جاتا ہے کہ

ارتداد کی سزا دنیا میں کوئی نہیں ہے بلکہ آخرت میں اس کی سخت سزا قرار دی گئی ہے۔ اور حبطت اعمالھم فرمایا گیا ہے۔ (البقرہ ۲۱۸)

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے قتل انسان کی صرف دو ہی صورتیں قرآن نے جائز قرار دی ہیں۔ ایک قصاص کی صورت میں اور دوسرے فساد فی الارض کی صورت میں۔ خدا نے دو جگہ فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ شدید و کبیر بتایا ہے یعنی اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ ۱۹۲) اَلْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ ۲۱۸) اور قتال کی اسی وقت تک اجازت ہے — جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے۔ اور دین خالص اللہ کے لئے ہو جائے۔ یعنی جبر و اکراہ باقی نہ رہے اور لوگ دین پر سے اٹھ جائے۔ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ (الانفال ۴۰) یعنی اس وقت تک قتال کرو کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ اور اللہ کے لئے ہو جائے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے راستے میں ان سے لڑو۔ مگر زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ زیادتی کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا۔ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (البقرہ ۱۹۱)

سب سے پہلے جب قتال کی اجازت دی گئی۔ تو وہ بھی اسی وجہ سے کہ جب مسلمانوں کو ظلم و ستم کا بجو دجہ نشانہ بنایا گیا اور انہیں اپنے وطن اور گھر بار سے بلا وجہ نکالا گیا اور مسلمانوں کی یہ جلا وطنی صرف اس لئے عمل میں آئی کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے۔ چنانچہ فرمایا کہ

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ

(الحج ۴۰-۴۱)

یعنی ۔ صرف اس جرم پر مسلمانوں کو گھر بار سے نکالا گیا۔ کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار کہتے تھے اس زیادتی کو دُور کرنے اور آزادیٔ ضمیر کے حق کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کو بھی قتال کی اجازت دی گئی۔ تاکہ دنیا سے یہ فتنہ جو قتل سے بھی زیادہ شدید و کبیرہ ہے، دُور ہو کہ دین کے معاملہ میں جبر و زیادتی روا رکھی جائے۔ جیسا کہ مسلمانوں کے ساتھ روا رکھی گئی۔ اور صرف اللہ کو پروردگار کہنے کے جرم میں اُن کو دیس سے نکال دیا گیا۔

اس ضلالت و گمراہی کو دُور کرنے کے لئے اور دین کے معاملہ میں ہر قسم کے دباؤ اور جبر کو مٹانے ۔ اور صرف اللہ کے لئے دین کو خالص بنا دینے اور بندوں کے زور و تحکم سے دین کو آزادی دلانے کے لئے خدا نے مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی۔ تاکہ لا اکراہ کا اصول قائم ہو جائے۔

یہ کیونکر ممکن ہے؟

اس حقیقت کو پیش نظر رکھنے کے بعد یہ کیونکر ممکن ہے کہ اسی چیز کو اختیار کرنے کی مسلمانوں کو اجازت دی جاتی۔ جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اُن کو قتال کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک طرف کفار کا یہ عمل کہ وہ اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اس حد تک ناقابل برداشت بتایا جاتا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے قتال کی اجازت دی جاتی ہے اور دوسری طرف اسی فعل کے اختیار کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت دی جاتی یہ تو بالکل متضاد تھا۔

اصل یہ ہے کہ جس طرح مسلمان بنانے میں کوئی اکراہ جائز نہیں۔ اسی طرح مسلمان رکھنے پر بھی اکراہ نہیں ہو سکتا۔

یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن حکیم میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ کیونکہ جب ایک عام اصول بیان کر دیا گیا اور کہہ دیا گیا کہ لا اکراہ فی الدین تو اس کے بعد اس کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کہ قتل مرتد کی بھی صراحتاً نفی کی جائے۔ اس لئے کہ اس کی نفی تو لا اکراہ کے اصول کا اعلان کرتے ہی خود بخود ہو گئی۔

بار بار وضاحت

پھر صرف ایک ہی جگہ اس اصول کو بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ بار بار مختلف پیرایہ بیان میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے مثلاً وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (الکہف : ۳۰)

کیا آپ بدر کے خریدار ہیں؟

آپ پیغمبر! کہہ دو کہ حق تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے۔ پس جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کرے۔ یعنی خدا نے تو حق بیان فرما دیا۔ اب لوگوں کو اختیار ہے کہ اسے مانیں یا نہ مانیں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔

ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلھم جمیعًا۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین (یونس : ۱۰۰)

اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ تمام لوگ جو زمین پر بستے ہیں، ایمان لے آتے۔ تو کیا تم سب کو مجبور کر سکتے ہو۔ کہ وہ ایمان لے آئیں؟ اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ خدائے بزرگ و برتر جبر کو پسند نہیں فرماتا اور بندوں کو خود اختیار دیا ہے کہ وہ کفر و ایمان اور ضلالت و ہدایت میں سے جس کو چاہیں اختیار کریں۔ ورنہ اگر وہ جبر کو پسند کرتا تو سرے سے انسان کو پیدا ہی ایسا کرتا۔ کہ کفر میں مبتلا ہونا اس کے امکان سے باہر ہوتا۔

جب بندوں کی ضلالت و گمراہی سے رسول اللہ بہت زیادہ کڑھنے اور رنج محسوس فرمانے لگے تو خدا نے بار بار کہہ کر آپ کو تسکین فرمائی۔ کہ آپ تو صرف رسول ہیں اور پیغام الٰہی کا پہنچا دینا آپ کا فرض ہے اور بس۔ مثلاً ما علی الرسول الا البلاغ (المائدہ : ۱۰۰)

مرتدین کا ذکر

مرتدین کا ذکر کلام پاک میں متعدد جگہ آیا ہے اور قرآن کی آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے بلکہ بعض نے تو یہ طریق اختیار کر رکھا تھا۔ کہ کچھ دنوں کے لئے ایمان لاتے پھر کافر ہو جاتے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اصلی مسلمانوں کو بھی گمراہ کر دیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ:-

وقالت طائفۃ من اھل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ لعلھم یرجعون ۰ (آل عمران : ۷۳)

اہل کتاب کی ایک جماعت کہتی ہے۔ کہ دن کے ایک حصہ میں اس چیز پر ایمان لے آؤ۔ جو مومنوں پر نازل ہوئی ہے (قرآن مجید) اور اس کے آخری حصہ میں اس کا انکار کر دو تاکہ وہ بھی (یعنی مسلمان) لوٹ آئیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی شرارتیں کی جایا کرتی تھیں۔ مگر اس کے باوجود اُن کے قتل کا کوئی حکم نہیں دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی جگہ مرتدین کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدرًا فعلیھم غضب من اللہ ولھم عذاب عظیم (النحل ۱۰۷)

جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر میں مبتلا ہوتا ہے۔ سوائے اس شخص کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ ایسا شخص جس کا کفر پر شرح صدر ہو جاتا ہے ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔

اس آیت میں بھی قتل مرتد کا کوئی ذکر نہیں بلکہ عذاب آخرت کی صورت میں سزا مقرر کی گئی۔

ایک اور آیت ہے:-

ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرًا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلا (النساء : ۱۳۸)

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ اُن کی مغفرت نہیں کرے گا۔ اور نہ اُن کو سیدھے راستہ کی ہدایت دے گا۔

اس آیت میں اسلام کے بعد کفر اور کفر کے بعد اسلام اور پھر کفر کا ذکر ہے۔ یعنی دو مرتبہ اسلام لانے کے درمیان میں حالت کفر زندگی کا ثبوت موجود ہے

جو سزائے قتل کے خلاف ایک بیّن دلیل ہے۔

اگر ارتداد کی سزا قتل ہوتی۔ تو بار بار ایمان لانا۔ اور پھر بار بار مرتد ہونے کی نوبت ہی نہیں آ سکتی تھی۔ بلکہ پہلی ہی دفعہ کے ارتداد پر زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے

ایک جگہ اور ارتداد کا ذکر ہے۔ مگر سزائے قتل کا کوئی ذکر نہیں

کیف یھدی اللہ قومًا کفروا بعد ایمانھم وشھدوا ان الرسول حق وجاءھم البینات۔ واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔ اولئک جزاؤھم ان علیھم لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین (آل عمران ۸۷ - ۸۸)

اللہ اس قوم کو کس طرح ہدایت کرے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا۔ اور جو لوگ گواہی دیتے تھے کہ رسول حق ہے اور ان پر واضح دلائل آ گئے۔ اللہ ظالم قوموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور اُن کی سزا یہ ہے کہ

اُن پر اللہ کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے

اس آیت میں صاف صاف ذکر ہے کفر کی سزا بیان کی گئی ہے۔ مگر قتل کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ

اسلام محض ارتداد کی بناء پر کوئی سزا دنیا میں تجویز نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کا قولین حکم اصول یہ ہے

لا اکراہ فی الدین ہے۔

ان تمام آیات پر غور کرنے سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ قرآن کی رو سے

ارتداد محض

کی کوئی سزا اس دنیا میں اسلامی حکومت کی طرف سے نہیں ہے۔

(روزنامہ "ہمدرد" دہلی ۱۹ فروری ۱۹۲۵ء)

دفتر بدر سے
خط و کتابت
کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ
ضرور دیجئے -! (مینیجر)

جلسہ یوم اُمّہات اور یوم قرآن کریم لجنہ اماء اللہ بنگلور

محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ مقامی طور پر جلسہ یوم اُمّہات اور یوم قرآن کریم محترمہ وسیم النساء صاحبہ کی زیر صدارت شایان شان طریق پر منعقد ہوا جس میں محترمہ اقبال النساء صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ نسیمہ تسنیم صاحبہ نے عہد دہرایا عزیزہ سعودہ ندیم نے چند احادیث کی تشریح پیش کی۔ ازاں بعد عزیزہ یاسمین طارق، عزیزہ یاسمین، سمیع اللہ، عزیزہ نصرت بیگم، محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ، محترمہ اقبال مسرت صاحبہ، محترمہ اقبال النساء صاحبہ اور ناکسارہ نے ہر دو موضوعات پر تربیتی مضامین اور نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ۔

مسجد احمدیہ مردان کے انہدام کی کہانی

احمدیوں کو حراست میں لیکر شرپسندوں کو مسمار کرنے کی کھلی چھٹی دیدی گئی!

از — وقائع نگار خصوصی ہفت روزہ "لاہور" — لاہور (پاکستان)

مردان (سرحد) ۳۰ اگست ۱۹۸۶ء
مردان میں عید کے دن احمدیوں کی عبادت گاہ کے مسمار کئے یا کرائے جانے سے متعلق اتنی سی خبر تو قارئین "لاہور" نے اخبارات میں پڑھ ہی لی ہوگی۔ کہ اس عبادت گاہ کو اس لئے مسمار کیا گیا کہ یونس نامی ایک مولوی کے مطابق احمدیوں نے نہ صرف نماز عید سے پہلے باقاعدہ اذان دی بلکہ (مبینہ طور پر) مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز زبان بھی استعمال کی۔ لیکن حقائق اس سے قطعی مختلف ہیں — اس خبر میں ایک فیصد بھی صداقت نہیں کیونکہ مولوی تو کجا یہ بات تو ایک عام ان پڑھ مسلمان بھی جانتا ہے کہ نماز عید کے لئے اذان دی ہی نہیں جاتی اسی لئے شرفائے شہر کی متفقہ رائے ہے کہ

اگر پولیس کی مصلحت پسندی اور چشم پوشی کا اس کارروائی میں براہ راست دخل نہ ہوتا تو یہی ایک شرعی نکتہ یونس مولوی کی جھوٹی رپورٹ کو رد کر دینے کے لئے کافی تھا۔

واقعہ یہ ہے کہ مردان میں تمام فرقوں نے عید ۱۶ اگست کو پڑھی اور منائی۔ سوائے احمدیوں کے جنہوں نے "رویت ہلال کمیٹی" کے فیصلے کو ترجیح دیتے ہوئے ۱۷ اگست کو نماز عید ادا کی۔ دو رکعتی نماز کے بعد خطبہ دیا جا رہا تھا کہ یونس مولوی کی رپورٹ پر ایس ۔پی (حیات اللہ خان) اور ڈی ۔ایس ۔پی (ناصر خان) کی قیادت میں پولیس چار احمدیوں کی گرفتاری کے لئے پہنچ گئی۔ اسے کہا گیا کہ خطبہ ختم ہونے تک انتظار کرے کیونکہ گرفتار کئے جانیوالوں میں ایک شخص وہ بھی تھا جو اس وقت خطبہ دے رہا تھا۔ خطبہ ختم ہوا تو جو بات پہلے چند افراد تک محدود تھی، ساری جماعت میں پھیل گئی (اس وقت عبادت گاہ سے کافی دور کھڑے دو ایک درجن افراد یونس مولوی کی رہبری میں احمدیوں کے خلاف غلیظ ترین نعرے لگا رہے تھے) اور جب پولیس نے مشتاق احمد، جاوید احمد آدم خان اور ریٹائرڈ میجر اکبر خان کو گرفتار کرنا چاہا تو افراد جماعت نے کہا کہ —

اگر اپنی عبادت گاہ میں نماز پڑھنا جرم ہے تو یہ جرم صرف انہی چار افراد نے نہیں ہم سب نے کیا ہے اس لئے ان کے ساتھ ہم سب جائیں گے۔

پولیس کا چونکہ اپنا منصوبہ بھی شاید یہی تھا اور وہ اس کے لئے سارا اہتمام کر کے آئی تھی اس لئے اس نے یہ بات مان لی اور پھر ایک کے بعد دوسری پولیس کی دین پر دین آتی گئی۔ اور احمدیوں کو عبادت گاہ سے دور لے جاتی رہی ظاہر ہے صرف چار افراد کی گرفتاری کے لئے اتنی گاڑیاں ساتھ لانے کی ضرورت نہیں تھی۔ ان سے جائے جانیوالوں میں دو (برسر سروس) فوجی کرنیل بھی تھے جن کے لئے پہلے "سٹاف کار" منگوانے کا وعدہ کیا گیا لیکن پھر انہیں بھی پولیس کی گاڑی ہی میں سوار کرا دیا گیا — پولیس نے یہ کارروائی یونس مولوی کی اس رپورٹ پر کی کہ —
قادیانیوں نے عید کے روز اپنی عبادتگاہ میں "قادیانی آرڈیننس" کی خلاف ورزی کرتے ہوئے باقاعدہ اذان دی ہے اور ازاں بعد عبادت گاہ میں موجود قادیانیوں مشتاق احمد۔ جاوید احمد۔ آدم خان اور ریٹائرڈ میجر اکبر خان نے قادیانیوں کو عید کی نماز ادا کرنے کی دعوت دی۔ اس موقع پر انہوں نے (مبینہ طور پر) مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز زبان بھی استعمال کی۔ جب احمدیوں کو پولیس کی گاڑی میں لاد کر لے جایا جا رہا تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ ان میں سے دس افراد حفاظت کی غرض سے عبادت گاہ ہی میں رہیں گے جس پر "ڈی ایس پی" ناصر خاں نے قسمیں کھا کھا کہ انہیں یقین دلایا کہ

آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے جاتے ہی عبادتگاہ کو تالہ لگا دیا جائے گا۔ اور پولیس صبح و شام (ہر وقت) اس کی حفاظت کرے گی۔

"حفاظتی حراست" میں لئے گئے دو احمدی فوجی کرنیلوں نے اپنے کمانڈنگ افسر سے بات کرنا چاہی جو بعد تاخیر منظور ہوئی۔ پھر کمانڈنگ افسر آئے انہوں نے (ایک خبر کے مطابق) جی ایچ کیو سے رابطہ بھی کیا اور بالآخر اپنے دونوں کرنیلوں کو ساتھ لے کر چلے گئے۔
یہ امر قابل ذکر ہے کہ چار پانچ گھنٹوں کے اس سارے عرصہ میں جس بڑے افسر سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی اس کے بارے میں یہی جواب ملتا رہا — وہ گھر وہ گھر پر موجود نہیں ہیں —
سرکاری ڈیوٹی پر شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں — سو رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ انہیں جگایا نہ جائے —

یہی وہ چار پانچ گھنٹوں کا وقفہ تھا جس میں ایمائے خاص پر یونس مولوی کے کدال بردار ساتھی اس کی ہدایت کے تحت عبادتگاہ کو تہس نہس کرتے رہے اور محافظین قانون کھڑے تماشا دیکھتے رہے حتیٰ کہ تمام عمارت پیوند زمین ہو گئی۔

مردان کا ہر شہری جانتا ہے کہ یہ ساری کارروائی کسی فوری اشتعال کا نتیجہ نہ تھی بلکہ یہ منصوبہ بندی کئی دنوں سے شروع تھی۔ یونس مولوی اور اس کے ساتھی تو کئی دنوں سے احمدیوں کو دھمکیاں دے رہے تھے کہ وہ اپنی عبادتگاہ میں نماز ادا کرنا ترک کر دیں۔ بلکہ بکٹ گنج ایریا کے بعض دکانداروں کی دکانوں پر انہوں نے اس دھمکی پر مبنی کارڈ اور پوسٹر بھی آویزاں کر رکھے تھے۔ ان تمام باتوں کی اطلاع سانحہ کے ساتھ پولیس کو دی جاتی رہی لیکن اس نے شرپسندوں کے خلاف پیش بندی کے طور پر کوئی کارروائی کرنی مناسب نہ سمجھی — اور یہ بتانے اور واضح کر دینے کے باوجود کہ نماز عید کے لئے ہرگز اذان نہیں دی گئی نہ عید کی نماز کے لئے اذان دی ہی جاتی ہے۔ پولیس نے مشتاق احمد، جاوید احمد پسران نذیر احمد اور آدم خان ولد اجون رستم خیل مردان اور ریٹائرڈ میجر اکبر خاں ساکن ڈیفینس کالونی مردان کو تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۸ سی اور ۲۹۵ اے کے تحت گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔ اور باقی احمدیوں کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دیدی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ یونس مولوی اور اس کے شرپسند دسماج دشمن ساتھی پورے چار پانچ گھنٹے بڑی آزادی سے عبادتگاہ کو مسمار کرتے رہے لیکن اس سارے عرصہ میں مقامی انتظامیہ کے کسی ذمہ دار کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ ان میں سے کسی نے خدا کا گھر ڈھانے والے ان تخریب کاروں کو روکنے یا ٹوکنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ محافظین قانون کھڑے خاموشی سے اس انہدام کا نظارہ کرتے رہے — جس پر شرفائے شہر میں کافی ہراس اور تشویش پھیلی ہوئی ہے کہ جب خدا کا گھر بھی محفوظ نہیں تو اب پولیس جب چاہے چند تخریب کار خرید کر کسی بھی شہری کی عزت و ناموس اور املاک کے خلاف کچھ بھی کروا سکتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ مردان کے امیر آدم خان نے بھی ان کی عبادت گاہ پر بلا اشتعال حملہ کر کے اسے مسمار و منہدم کرنے کے الزام میں یونس مولوی اور اس کے متعدد ساتھیوں کے خلاف "تھانہ اے ڈویژن" میں رپورٹ درج کرائی ہے جس پر پولیس کی طرف سے تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی — نیز امیر جماعت احمدیہ مردان نے وزیر اعلیٰ سرحد ارباب جہانگیر خان کے نام ایک تار بھی دیا ہے۔
جس میں مقامی انتظامیہ پر ملی بھگت اور جانبداری کا الزام لگاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

جماعت احمدیہ کی ۶۵ سالہ قدیمی عبادت گاہ کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو (جس کی مالیت کم از کم ۵ لاکھ روپے ہے) مسمار و برباد کرا دیا گیا ہے۔

میری ذاتی معلومات کے مطابق (اپنی تار کے جواب میں) امیر جماعت احمدیہ مذکور کو وزیر اعلیٰ سرحد کی طرف سے ابھی تک کوئی "حرف تسلی" موصول نہیں ہوا۔

{بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء}

اعلان نکاح
اور
تقریب شادی خانہ آبادی

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم شاہ جہان خان صاحب ابن مکرم اکبر خان صاحب آف کیرنگ (اڑیسہ) کے نکاح کا اعلان مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین خان صاحب آف کیرنگ کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار پانچ روپیہ حق مہر پر مورخہ ۳/۱۰/۸۶ بروز جمعۃ المبارک مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت نے مسجد احمدیہ کیرنگ میں کیا۔

اسی روز تقریب شادی خانہ آبادی بھی عمل میں آئی۔

قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: فرزان احمد خان
متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

کھانے پینے سے متعلق اسلام اور سکھ مذہب کی تعلیم

از محترم گیانی عباد اللہ صاحب حال مقیم میامی امریکہ

میامی شہر میں ۱۴ اپریل ۱۹۸۵ء کو سکھوں نے خالصہ پنتھ کا جنم دن منایا سکھ بھائیوں کی خواہش پر خاکسار نے ان کے اس اجتماع میں مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔ (عباد اللہ گیانی)

خاکسار اپنے بچپن سے ہی سکھ کُتب کے مطالعہ میں مصروف ہے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہا ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کے تمام سیاسی اور مذہبی اختلافات دُور کر کے ان کو ایک دوسرے کے قریب کیا جائے۔ میرے نزدیک متعدد ایسے مسائل موجود ہیں جن میں اسلام اور سکھ مذہب میں بہت یگانگت پائی جاتی ہے اسی بناء پر مشہور سکھ لیڈر جناب ماسٹر تارا سنگھ جی نے ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ :۔

"یہ درست ہے کہ ہمارا مذہب مسلمانوں کے نزدیک ہے۔"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر اگست ۱۹۴۳ء)

اسی طرح ایک مرتبہ مشہور سکھ بزرگ بابا اردمن سنگھ باگڑیاں نے اس سلسلہ میں فرمایا تھا کہ :۔

"اگر اصل میں دیکھا جائے تو خدا کی توحید مورتی پوجا اوتار واد ورت آشرم، سنگت سنگت جماعت (اپاسنا (مل کر عبادت کرنا) اور سنتھک تنظیم وغیرہ بنیادی مسائل میں سکھ مذہب اسلام کے بہت نزدیک ہے۔" (گور آشا ص ۱۴)

سردار شونا بھو سنگھ جی نے اس تعلق میں مسٹر میکالف کے حوالہ سے یہ اصلیت بیان کی ہے کہ :۔

"میکالف نے اِک اونکار کے معنے انگریزی میں THERE IS (NO) BUT GOD کہتے ہیں۔ یہ ایک طرح سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے لفظی معنی ہیں۔"

(رسالہ جیون پریتی چنڈی گڑھ ستمبر ۱۹۷۰ء)

جب میں سکھ مذہب اور اسلام کی یگانگت کے بارہ میں غور کرتا ہوں تو میرے سامنے کھانے پینے کا مسئلہ بھی آجاتا ہے۔ اس معاملہ میں بھی اسلام اور سکھ مذہب میں اشتراک پایا جاتا ہے اور اس اشتراک کو نظر انداز کر کے ہی ہم ایک دوسرے سے بہت دُور جا چکے ہیں جبکہ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ ہم جو کچھ بھی کھاتے پیتے ہیں اس کا بُرا بھلا اثر ہمارے خیالات پر ضرور پڑتا ہے ہم جس قسم کی خوراک اپنے استعمال میں لائیں گے اُسی قسم کے ہمارے اعمال ہوں گے۔ ایک شرابی کبابی سے متعلق خواب میں بھی یہ اُمید نہیں کی جاسکتی کہ وہ نشہ میں مست ہو کر کسی مسجد یا گوردوارے میں عبادت کے لئے جائے گا۔ اوّل تو ایسی بدمستی میں اپنی کسی مقدس جگہ کے اندر پاؤں بھی دھرنے نہیں دیتے دوسرے اس کا دل تو خدا تعالےٰ کے خوف سے خالی ہو گا۔ وہ تو نشہ میں بدمست ہو کر اوّل جلول بول رہا ہو گا۔ الغرض کسی بھی اہل علم اور اہل دانش کو اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ ہماری خوراک ہمارے خیالات اور اخلاقیات پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے حکم دیا ہے کہ :۔

"پاکیزہ اور صاف چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال بجا لاؤ۔"

(سورۃ مومن ع ۱۸)

اسلام کے اس اصل کے پیش نظر ہی گورو نانک جی نے یہ فرمایا ہے کہ :۔

بابا ہور کھانا خوشی خوار
جِت کھادے تن پیڑیے من میں
چلے وِکار۔ (سری راگ محلہ ۱ ص ۱۶)

ایک اور مقام پر گوروجی کا یہ ارشاد ہے :۔

پکھ کھانا پکھ بولنا پکھ کی کار کمائے
(پربھاتی محلہ ۱ ص ۱۳۴۳)

اسلام نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ صاف ستھرے اور پاکیزہ کھانے سے ہی انسان بلند اخلاق بن سکتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ حرام اور گندی چیزیں کھانے سے پرہیز کیا جائے۔ سکھ مذہب کا بھی اس بارے میں یہی نظریہ ہے کہ ایسی چیزیں کبھی بھی استعمال میں نہ لائی جائیں جو انسان کے جسم اور روح پر بد اثر ڈالنے والی ہوں۔ گورو نانک جی نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ زہریلی چیزیں کھانے سے اعمال بھی زہریلے ہی سرزد ہونگے۔

ہمارے متعدد سکھ دوست یہ خیال کرتے ہیں کہ گورو نانک جی نے اسلامی ذبیحہ کے رد میں اور جھٹکہ کھانے کے حق میں تعلیم دی ہے اور اس کے لئے وہ گورو نانک جی کا یہ ارشاد اکثر پیش کیا کرتے ہیں کہ :۔

ابھاکھیا کا کُٹھا بکرا کھانا
چَو کے اوپر کسے نہ جانا
(وار آسا محلہ ۱ ص ۶۰۲)

گوروجی کے اس قول میں نہ تو اسلامی ذبیحہ کا ردّ ہے اور نہ جھٹکے کا جواز۔ گوروجی کے اس مندرجہ بالا ارشاد سے متعلق پہلی بات تو یہ قابل غور ہے کہ اس میں گوروجی نے سکھ دھرم کا کوئی مسئلہ بیان نہیں کیا بلکہ سکھ ودوانوں کے بقول اس قول میں اُنہوں نے پاکھنڈی براہمنوں کو ایک طعنہ دیا ہے۔ ہم تو کسی بھی سکھ گورو کی مقدس بانی میں کہیں بھی یہ نہیں پڑھتے کہ کسی بھی سکھ گورو نے سکھوں کو جھٹکہ کھانے کا حکم دیا ہو یا جھٹکہ کا لفظ ہی اپنے کلام میں استعمال کیا ہے۔ ع

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

دوسری بات یہ کہ سکھ ودوانوں کو مسلم ہے کہ۔ گورو نانک جی نے اپنے اس ارشاد میں ہندوؤں کو طعنہ دیا ہے کہ ایک طرف تو وہ ابھاکھیا (یعنی دیوی دیوتاؤں کے نام کے) چڑھاوے کھاتے ہیں اور دوسری طرف وہ پاکیزگی کے دعوے کرتے ہیں۔ اور پاکیزگی کے ٹھیکیدار بن کر کسی کو اپنے رسوئی خانہ میں پاؤں دھرنے نہیں دیتے۔ یہ کیسی پاکیزگی ہے اس میں تو ہندوؤں کی وہم پرستی کا ردّ ہے۔ سکھ دھرم کا کوئی مسئلہ بیان نہیں کیا گیا ہمارے اس خیال کی تائید میں مشہور سکھ ودوان سردار کاہن سنگھ نابھہ کی مشہور کُتب "مہان کوش" "گورومت سدھاکر" اور "گورومت مارتنڈ" وغیرہ ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

اب ہم ذیل میں گوروجی کے اس پاکیزہ ارشاد میں استعمال شدہ دو الفاظ ابھاکھیا اور اللہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے سکھ دوست بغیر غور اور فکر کئے "ابھاکھیا" کے معنے غیر زبان کرتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ لفظ عربی زبان سے متعلق ہے۔ اور اس کا مطلب اللہ ہے۔ (ملاحظہ ہو خالصہ رہت پرکاش ص ۱۱۵ گورمت سدھاکر ص ۴۲۶ گورو گرنتھ کوش ص ۶۸)۔

اس سلسلہ میں قابل غور یہ امر بھی ہے کہ جس زبان کو وہ اپنی زبان یا ابھاکھیا خیال کرتے ہیں اس کی بانی میں اللہ کے لئے سکھوں میں رائج لفظ "واہگورو" کہیں استعمال ہی نہیں ہوا۔ یہ واہگورو لفظ گورو نانک جی نے اپنے کلام میں کہیں بھی استعمال نہیں کیا اور یہ بات سکھ ودوانوں کو بھی مُسلّم ہے۔ (ملاحظہ ہو گورمت فلاسفی ص ۳۳)

لیکن اس کے برعکس عربی زبان کا لفظ اللہ گوربانی میں متعدد جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ :۔

(۱) :۔ ناؤں خدائی اللہ بھیا۔

(۲) :۔ آدِ پُرکھ کو اللہ کہیئے شیخاں آئی واری

گورو نانک جی نے اللہ کو خدا تعالیٰ کا اِسم ذات تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ

اللہ۔ الکھ۔ اگم۔ قادر۔ کرن ہار۔ کریم
سب دُنی آون جاونی مقام ایک رحیم

یعنی اللہ الکھ ہے۔ انسانی عقل سے بالا ہے اگم ہے اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ وہ قادر ہے۔ خالق ہے۔ اور کریم ہے۔ تمام دُنیا موت و حیات کے چکر میں ہے۔ اور قائم بالذات وہی رحیم ہے۔ گورو نانک جی نے جس اللہ کے صفاتی نام الکھ۔ اگم۔ قادر۔ خالق۔ کریم اور رحیم بیان کئے ہیں وہ ابھاکھیا کیونکر قرار پاسکتا ہے اس پر ٹھنڈے دِل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمارے سکھ دوست جھٹکہ کرتے وقت ست سری اکال کہا کرتے ہیں تاریخی طور پر یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ گورو نانک جی کے زمانہ میں ست سری اکال کہنے کا سکھوں میں رواج تھا۔ نیز سکھ

دُنیا یہ بھی بیان کرتی ہے کہ جھٹکہ کھانے کا حکم گورو نانک جی نے نہیں بلکہ گورو گوبند سنگھ جی نے دیا تھا۔ جیسا کہ سکھ وِدوان رقمطراز ہیں کہ :۔

"گورو گوبند سنگھ جی نے تلوار اور اکالی بل کے ذریعہ اسلامی ذبیحہ کو "ابھکھ" یعنی ناقابل خوراک اور حرام قرار دیا ہے اور "بڑی کوہت" بیان کیا ہے اور اس کی بجائے جھٹکہ کھانے کا پرچار کیا ہے۔ (خالصہ رہت پرکاش صہ ۳۲)

ہمارا مطالبہ تمام سکھ قوم سے یہ ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی کا ایسا سری مُکھ واک پیش کیا جائے جس میں انہوں نے فرمایا ہو کہ :۔

"مَیں اپنے سکھوں کے لئے اسلامی ذبیحہ حرام بتاتا ہوں اور اُس کی بجائے جھٹکہ کھانے کا حکم دیتا ہوں۔"

ہم تمام سکھ کتب بھی خواہ وہ مستند ہوں یا غیر مستند گورو گوبند سنگھ جی کا بیان کردہ ایسا حکم کہیں بھی نہیں پڑھتے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ گورو صاحب موصوف نے اسلامی ذبیحہ حرام قرار دے کر جھٹکہ کو کھانا جائز قرار دیا ہو ہم بتا چکے ہیں کہ آج سکھ دُنیا جھٹکہ کرتے وقت ست سری اکال پڑھتی ہے یہ ست سری اکال ایک عربی جاپانی، امریکی یا افریقن کے لئے "ابھاکھیا" غیر زبان ہی ہوگا۔ بلکہ بھارت کے بعض علاقوں۔ بنگال۔ اُڑیسہ۔ مدراس اور کیرالہ وغیرہ علاقوں کے لوگوں کے لئے بھی غیر زبانی کا لفظ ہونے کی وجہ سے ابھاکھیا ہی کہلائے گا۔ اس طرح ان کے لئے ست سری اکال کہہ کر جھٹکہ کیا گیا جانور کا گوشت بھی حرام سمجھا جائے گا۔ اگر زبانوں کے جھگڑوں میں چلے گئے تو سکھ دھرم صرف اور صرف پنجاب کے لئے ہی ثابت ہوگا۔ کیونکہ کوئی عالم گیر مذہب اس طرح زبانوں کے جھگڑوں میں نہیں پڑ سکتا۔ دوسری بات یہ بھی قابل غور ہے گورو گوبند سنگھ جی کے زمانہ میں بھی ست سری اکال کہنے کا رواج نہ تھا۔ (ملاحظہ ہو مہان کوش صہ ۲۸۰ و رسالہ امرت امرتسر ۱۹۳۱ء)۔

گورو گوبند سنگھ جی کے بیان کردہ کلام سے یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ اُنہوں نے کبھی ست سری اکال کہا ہو یا اپنے کلام میں اسے استعمال کیا ہو۔ گورو گرنتھ صاحب میں حلال کھانے کا واضح الفاظ میں حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

حق حلال بخورو کھانا
دل دریاؤ دھوو و میلانا
(گورو گرنتھ صاحب صہ ۱۰۸۴)

خیال رہے کہ اس ارشاد کو متعدد لوگوں نے گورو نانک جی کا بیان کردہ ظاہر کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو نانک پربودھ صہ ۲۰۲ تواریخ گورو خالصہ صہ ۳۱۵۔ پراتن جنم ساکھی گورو نانک دیو جی کی صہ ۲۱ وغیرہ)

گورو گرنتھ صاحب کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ حلال کھانے سے ہی انسان کے دل کی میل دُھل سکتی ہے حرام کھانے سے دِل کی گندگی دُور نہیں ہو سکتی۔

اب ہم "ابھاکھیا" لفظ کے بارہ میں بھی کچھ عرض کئے دیتے ہیں یہ تو ہر ایک سمجھدار سکھ جانتا ہے کہ اس کا ابتدائی لفظ الف ہے اور یہ نفی کے معنے دیا کرتا ہے جیسا کہ گیان۔ اگیان، مرت۔ امرت۔ دھرم۔ ادھرم گورو گرنتھ صاحب میں تین الفاظ استعمال ہوئے ہیں "بھاکھیا" "سوبھاکھیا" اور "ابھاکھیا" جیسا کہ مرقوم ہے :

بیر بجہ بانی شبد سو بھاکھیا۔
گادہو سیو ہو پڑھہو نت بھائی گورو پورے نے بھاکھیا (صہ ۶۱۲)

یعنی گورو جی نے بھاکھ (کہہ) دیا کہ خدا کا کلام ہی سوبھاکھیا ہے۔

پس اگر سوبھاکھیا کا لفظ گورو گرنتھ صاحب میں خدا کے کلام کے لئے استعمال کیا گیا ہے تو اس صورت میں "ابھاکھیا" کے معنے ہونگے کہ جو خدا کا کلام نہیں۔ سوبھاکھیا کے معنے کوئی بھی شخص پنجابی یا کوئی اور زبان نہیں لے سکے گا۔ پس اگر ابھاکھیا لفظ کو سوبھاکھیا کے مقابل پر رکھا جائے تو اس کے معنے یہ ہونگے،

سوبھاکھیا — جو خدا کا کلام ہے
ابھاکھیا — جو خدا کا کلام نہیں

الغرض گورو نانک جی نے اپنے کلام میں یہ الفاظ غیر زبانوں کے بارہ میں استعمال نہیں کئے بلکہ خُدا کے حق میں ہی استعمال کئے ہیں۔ گورو نانک جی کے نزدیک سوبھاکھیا خدا کا کلام ہے اور ابھاکھیا جو خدا کا کلام نہیں گورو جی کا اپنا فرمان اس کی بخوبی وضاحت کر دیتا ہے کہ "بیر بجہ بانی شبد سو بھاکھیا" (خدا کا کلام سوبھاکھیا ہے) ہماری جماعت کے ایک معزز رکن سردار محمد یوسف صاحب نے گورو نانک جی کے اس ارشاد کے معنے یوں بیان کئے ہیں کہ :۔

"وہ لوگ جو غیر اللہ کے نام پر بکرے ذبح کر کے کھاتے ہیں اور پھر دوسرے لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے باورچی خانہ میں کوئی نہ گھسے تا ایسا نہ ہو کہ ہمارا کھانا بھرشٹ ہو جائے حالانکہ وہ خود ناپاک ہیں جو غیر اللہ کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔"
(بابا نانک کا مذہب صہ ۵۹)

الغرض ابھاکھیا لفظ کا مطلب گوربانی کے مطابق یہی ہے کہ جو غیر اللہ کا نام ہے وہ ابھاکھیا ہے گویا کہ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا وہ گورو نانک جی کے نزدیک حرام ہے نہ کہ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے وہ حرام ہے اور جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا وہ حلال ہے۔ دیوی دیوتاؤں کے نام پر چڑھائے گئے چڑھاوے کے کھانے سے سکھ دھرم میں واضح الفاظ میں روکا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

(۱) :۔ کسی دیوی دیوتے کی اشٹ کو نہ کھائیے اس سے عقل ماری جاتی ہے اور گندی ہو جاتی ہے ...... ماسوائے پرشاد ست سری اکال سیوں اور اپاسنا کا کھانا سب منع ہے۔
(گورمت سدھاکر صہ ۵۶)

(۲) :۔ گرنتھ۔ مورتی۔ مندر پر چڑھاوے کے طور پر چڑھائی گئی چیز نہ کھائی جائے۔ یہ گورسکھ کے لئے مناسب نہیں۔ (سد دھرم مارگ صہ ۶۵)

(۳) :۔ نہ سیتلا وغیرہ دیویوں کی پوجا کی جائے اور نہ ان پر چڑھایا گیا ...... اناج وغیرہ کھایا جائے۔
(گورمت سدھاکر صہ ۵۳۷)

پس گورو نانک جی کے فرمان ابھاکھیا کا کُٹھا بکرا کھانا کا مطلب سوبھاکھیا یعنی خدا کے علاوہ دیوی دیوتاؤں کے نام پر حلال کئے گئے جانور ہی ہیں۔ گورو نانک جی اللہ کے نام پر ذبیحہ کئے گئے کو حرام اور غیر اللہ دیوی دیوتاؤں کے نام پر ذبح کئے گئے جانور کو حلال نہیں سمجھتے تھے سکھ مذہب کی دوسری کتب میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر چڑھاوے کو حرام بیان کیا گیا ہے۔

گورو نانک جی کے اس ارشاد میں دوسرا لفظ کُٹھا ہے ہم مسلمانوں نے اسلامی ذبیحہ کو کبھی بھی کُٹھا نہیں کہا اس سلسلہ میں ایک سکھ وِدوان کا بیان ہے کہ :۔

"کُٹھا سندھی زبان کا لفظ ہے اس کے معنے ہیں کسی جانور کو تکلیف دے کر مارنا اور مرتے وقت تکلیف کا ہونا ضروری ہے کُٹھا اور حلال الفاظ کے معنے ایک سے نہیں ہیں مسلمانوں نے کُٹھا لفظ کبھی استعمال نہیں کیا وہ حلال ہی کہتے ہیں۔"
(رسالہ جیون پریتی جون ۱۹۷۵ء)

ہر مذہب کی اپنی اصطلاحیں ہوتی ہیں ان کو بگاڑ کر اعتراض کرنا پسندیدہ طریق نہیں ہے۔ اور کوئی بھی سکھ پسند نہیں کرے گا کہ ان کی مقرر کردہ اصطلاحوں کو بگاڑ کر سکھ مذہب پر اعتراضات کئے جائیں۔ اگر ان کے نزدیک کُٹھا کا مطلب اسلامی ذبیحہ ہے تو مسلمانوں نے ذبیحہ کو کبھی کُٹھا نہیں کہا یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ گورو نانک جی جیسا با اخلاق اور خدا ترس بزرگ مسلمانوں کی اصطلاح بگاڑ کر کوئی سوال کرے بلکہ اس کے لئے تو ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں کے نام پر مارے گئے جانور ہی ہو سکتے ہیں جو غیر اللہ کے نام پر مارے جاتے ہیں۔ ایک سکھ وِدوان نے اس سلسلہ میں بہت ہی عجیب بات بیان کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ :۔

"منو سمرتی کے دوسرے ادھیائے کے شلوک ۲۷ سے ۵۱ تک گوشت خوری پر بحث کی گئی ہے۔ جس میں ابھاکھیا پڑھ کر حلال کئے گئے جانور کا گوشت کھانا حرام بیان کیا گیا ہے۔" (خالصہ رہت پرکاش صہ ۱۱)

یہ عجیب مضحکہ خیز بات ہے منو جی کے وقت تو اسلام کا وجود ہی نہ تھا ہم نے تو منو سمرتی میں یہ ابھاکھیا کی بحث نہیں پڑھی اگر کہیں ہے تو وہ یقیناً اسلامی ذبیحہ سے متعلق نہیں ہو سکتی کیونکہ ان دنوں تو ابھی اسلام کا ظہور بھی نہیں ہوا تھا۔ باقی رہا بھاکھیا اور ابھاکھیا زبانوں کا جھگڑا تو اس سلسلہ میں گورو نانک جی کے خیالات بہت وسیع تھے۔ وہ تو تمام جہان کو خدا تعالیٰ کے نور سے پیدا شدہ تسلیم کرتے تھے اور ہر چیز میں اپنے رب العزت کا جلوہ دیکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں ایک سکھ وِدوان رقمطراز ہیں کہ :۔

"سکھ مذہب زبانوں۔ خوراکوں۔ رنگوں۔ اور شکلوں میں مقید نہیں ہے ...... میرے نزدیک سکھ دھرم کو ملکوں زبانوں خوراکوں اور رنگوں شکلوں کا قیدی نہیں بنانا چاہیئے۔"
(ہفت روزہ فتح دہلی ۲۷ اگست ۱۹۶۳ء)

سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"سکھ مذہب دُنیا کے تمام ملکوں کے لوگوں کے لئے ہے۔ گورسکھوں کو چاہیئے کہ وہ تمام ممالک کو اپنا گھر خیال کریں اور وطن سے تنگ خیالی چھوڑ کر تمام ممالک کے لوگوں کو سکھ دھرم میں داخل کریں۔"
(گورمت ــــ حصہ دوم صہ ۹۱)

(باقی ملاحظہ فرمائیں صہ ۱۳ پر)

اسیرانِ راہِ مولا کوئٹہ کی ایمان افروز سرگذشت

از مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب احمدی شارع فاطمہ جناح کوئٹہ - پاکستان

شروع اپریل کی بات ہے کہ مسجد احمدیہ کوئٹہ کے بیرونی دروازہ پر آویزاں کلمہ طیبہ کسی شرپسند نے رات کے وقت مٹا دیا۔ خدام کو اس سانحہ کا علم ہوتے ہی اُنہوں نے اُسی رات کلمہ طیبہ دوبارہ لکھ دیا۔ پھر کیا تھا؟ مقامی اخبارات میں ہمارے خلاف اشتعال انگیزی کی ایک ناپاک مہم شروع ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۱۳ر اپریل کی شام کو پانچ بجے کے قریب سٹی مجسٹریٹ عبدالرحیم شاہ عبداللہ زائی پولیس فورس کے ہمراہ آئے اور اُنہوں نے مسجد کے صدر دروازہ پر لکھا ہوا کلمہ دوبارہ مٹا دیا۔ میری دوکان چونکہ مسجد سے ملحق ہی ہے اس لئے یہ تمام کاروائی مَیں نے بچشم خود دیکھا ہدہ کی۔

اس کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ احمدیہ مسجد کے مینار بھی منہدم کئے جائیں۔ اُنہوں نے حکام کو نوٹس دیا کہ اگر ۹ مئی تک مینار گرائے نہ گئے تو وہ نماز جمعہ کے بعد یہ "مقدس فریضہ" خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیں گے۔ ۹ مئی کو چونکہ جمعۃ المبارک تھا اس لئے تمام افراد جماعت مسجد ہی میں موجود تھے کہ شرپسندوں کا ہجوم باقاعدہ پولیس کی رہنمائی میں مسجد احمدیہ پر حملہ آور ہوا۔ اُس دن سے احمدیہ مسجد مقفل ہے اور ہم اُس سے ملحق ایک موٹر گیراج میں نمازیں ادا کر رہے ہیں۔ عیدالفطر کی نماز جگہ کی تنگی کے باعث مکرم خالد ملک صاحب ایڈووکیٹ احمدی کے مکان پر ادا کی گئی عیدالاضحیہ کا دوگانہ بھی غالباً وہاں ہی ادا ہوگا۔

احمدیہ مسجد کو سیل کئے جانے کے مقدمہ کا فیصلہ مورخہ ۱۰/۷/۸۶ کو اسی مجسٹریٹ نے ہمارے خلاف سُنایا جس میں ہم پانچ افراد یعنی خاکسار (عبدالرحمٰن خان) مکرم چوہدری محمد حیات صاحب (انصار) عزیز عبدالماجد خان، عزیز رفیع احمد فاروقی اور عزیز ظفرالدین (خدام) کو قید و جرمانہ کی سزا سُنائی گئی جیسے ہی مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ کا اعلان کیا خاکسار نے کچہری عدالت (جس میں بیشتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے حامی تھے) با آواز بلند ہاتھ اُٹھا کر شکریہ جزاکم اللہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا۔ میری زبان سے کلمہ طیبہ کا نعرہ سنتے ہی مجسٹریٹ نے مجھے بلایا اور کہا کہ تمہاری سزائے قید میں مزید چھ ماہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس پر مَیں نے پھر با آواز بلند شکریہ اور جزاکم اللہ کہا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل اس نے ہمارے لئے ایک ایک سال قید اور ایک ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا تجویز کی تھی۔

فیصلہ سُنانے کے بعد مجسٹریٹ نے ہمیں عدالت سے ملحقہ کمرے میں بیٹھنے کا حکم دیا۔ جہاں پولیس نے مکرم چوہدری محمد حیات صاحب کے علاوہ (جنہیں صرف تین ہزار روپے جرمانہ کی سزا سُنائی گئی تھی) ہم چار افراد کو ہتھکڑی پہنا دی۔ ازاں بعد جب پولیس ہمیں کمرۂ عدالت سے باہر لائی تو ہم سب نے ایک بار پھر اپنی تمام قوت یکجا کر کے کلمہ طیبہ کا نعرہ بلند کیا جسے سُن کر کمپاؤنڈ میں موجود تمام احمدی خدام نے بھی "لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ" کے نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے تاآنکہ کچہری میں موجود ہر آدمی کو اس بات کا علم ہو گیا کہ ہمیں کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں سزا ہوئی ہے۔

ابھی ہم لوگ کچہری کے احاطہ میں ہی تھے کہ مکرم خالد ملک صاحب ایڈووکیٹ ہمارے پاس آئے اور اُنہوں نے ہمیں ہر طرح سے تسلی دی۔ ہمارے دل اگرچہ پہلے ہی ہر قسم کے فکر اور اندیشہ سے آزاد تھے تاہم اُن کے تسلی دلانے سے ہمیں مزید تقویت ملی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ جیل تک لے جانے کے لئے جب ہمیں پولیس وین میں سوار کیا جانے لگا تو اُس وقت بھی مکرم خالد ملک صاحب روزنامہ "مشرق" کے فوٹو گرافر کو ہمراہ لئے ہمارے پیچھے کھڑے تھے۔ اس موقعہ کی فوٹو ۱۱/۷/۸۶ کے مشرق میں شائع ہوئی جسے دیکھ کر ہماری خوشی کی انتہا نہیں رہی۔

کوئٹہ جیل کے گیٹ پر ضابطے کی تکمیل کے بعد ہم لوگ قریب ساڑھے چار بجے جیل کے اندر داخل ہوئے۔ سب سے پہلے ہمیں دھوبی گھاٹ لے جایا گیا اور پھر قریب چھ بجے جیل کی کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ جس میں پہلے ہی سے ۱۵ قیدی موجود تھے۔ ابھی ہم یہ سوچ ہی رہے تھے کہ یہاں ہمیں جگہ کیسے ملے گی کہ کچھ دیر بعد ہمیں پھر کوٹھڑی سے باہر آنے کے لئے کہا گیا۔ وہاں سے ہمیں دوبارہ بڑے گیٹ کے پاس لایا گیا جہاں ڈپٹی جیلر صاحب کے کمرہ میں مکرم مبارک احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ، خاکسار کا بیٹا عبدالباسط خان سلمہٗ اور کچھ دوسرے احباب جماعت ہمارے لئے کھانا لے کر آئے ہوئے تھے۔ مَیں نے ڈپٹی جیلر صاحب کے کمرے میں قدم رکھتے ہی بلند آواز سے السلام علیکم کہا۔ عزیزان و احباب سے مختصر سی گفتگو کے بعد کھانا لے کر ہم لوگ پھر اپنی کوٹھڑی میں آ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک قیدی ہمارے پاس آیا اور ہم سے دریافت کرنے لگا کہ آپ پر کیا فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ جب ہم نے اُسے تمام ماجرا سنایا تو اس نے دوسرے قیدیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ ان چاروں کو سونے کے لئے جگہ دو۔ چنانچہ سب نے ہمارے لئے جگہ خالی کر دی۔ جیسے تیسے رات کٹی۔ صبح نماز فجر سے فارغ ہوئے تھے کہ وہ آدمی پھر ہمارے پاس آ گیا۔ اس نے اپنا نام پرویز بتایا۔ وہ ہمیں اپنے کمرے میں لے گیا اور وہاں اُس نے ہمیں پُرتکلف ناشتہ کرایا۔ ناشتے سے فارغ ہوتے ہی ایک وارڈر آدمی نے آ کر ہمیں کہا کہ آپ لوگ مچھ جیل جانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ یہ جیل کوئٹہ سے قریب ۵۰ میل دور بلوچستان کی سب سے بڑی جیل ہے۔ صبح ۸½ بجے ہمیں کوئٹہ جیل کے گیٹ پر لایا گیا اور وہاں پر ضروری کاروائی کی تکمیل کے بعد قریب ساڑھے نو بجے باہر نکالا گیا۔ مکرم مبارک احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ، عزیز عبدالباسط خان اور بعض احباب جماعت ہمارے واسطے کھانا لئے گیٹ پر موجود تھے۔ ان سب کو ڈپٹی جیلر صاحب نے رات ہی کو مطلع کر دیا تھا کہ بذریعہ ٹرین کسی افسر کی ہدایت پر ہمیں کوئٹہ جیل سے صبح مچھ جیل منتقل کیا جائے گا۔ ان مخلص احباب اور عزیزان سے ملاقات کے بعد ہم لوگ قریباً گیارہ بجے مچھ جیل پہنچ گئے۔ جو پولیس آفیسر ہمیں مچھ جیل لے کر گئے وہ بفضلہ تعالیٰ احمدی تھے۔ اُنہوں نے مچھ جیل میں پہنچتے ہی وہاں کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بتایا کہ ان چاروں کو محض کلمہ طیبہ پڑھنے کے جرم میں قید کی سزا دی گئی ہے اس کے علاوہ ان کا اور کوئی جرم نہیں ہے۔ کوئٹہ جیل میں پرویز صاحب نامی جو قیدی ہم سے ملے تھے وہ بھی اللہ کے فضل سے احمدی تھے۔ اُنہیں بھی اُن کے اپنے غیر احمدی رشتے داروں نے ازراہ شرارت قید کرایا ہوا تھا۔

مچھ جیل میں ہم جتنا بھی عرصہ رہے بفضلہ تعالیٰ ہمیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ محترم مربی صاحب اور دیگر عزیزان و احباب روزانہ ہمارے لئے کھانا لے کر آتے تھے اور اس بہانے اُن سے ہر روز ملاقات ہو جاتی تھی۔ جیل میں ہمیں بفضلہ تعالیٰ بہت زیادہ دُعائیں کرنے اور نمازیں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ پہلی رات موسم کی شدت کے باعث کافی گرمی محسوس ہوئی جس کی وجہ سے تمام رات جاگتے گزری۔ مگر دوسری رات ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں اور قریب گیارہ بجے رات اچھی خاصی بارش بھی ہو گئی جس کی وجہ سے موسم بے حد خوشگوار ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بارش صرف مچھ میں ہوئی تھی۔ اور کہیں نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزانہ سلوک کو دیکھ کر ہمارے ایمانوں میں مزید تازگی پیدا ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

قریباً ایک ہفتہ بعد مورخہ ۱۷/۷/۸۶ کو سیشن کورٹ سے ہماری پچاس پچاس ہزار روپے کی ضمانت ہو گئی۔ ہمارے احمدی وکیل مکرم خالد ملک صاحب اور مکرم احسان الحق خان صاحب دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب اور نامور وکیل ہیں۔ اور ہر خاص و عام اُن کی قابلیت کا معترف ہے۔ ضمانت پر رہا ہونے کے بعد ہم لوگ قریب ساڑھے پانچ بجے شام مچھ جیل سے باہر آئے تو محترم مربی صاحب اور بہت سے خدام ہمیں لینے کے لئے موجود تھے۔ گیٹ سے باہر قدم رکھنے کے بعد ہم لوگوں نے سب سے پہلے نمازیں ادا کیں۔ پھر کھانا کھایا اور پھر پانچ کاروں پر ہمارا قافلہ کوئٹہ

جنیوا سے روانہ ہو کر نماز مغرب سے کچھ پہلے محترم امیر صاحب مشن کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ یہاں باجماعت نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد اپنے اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوئے ۲۵ ۸۶/۸/ کو ہماری پیشی تھی مگر ۸۶/۸/۱۱ کو مکرم خلیفہ عبدالرحمن صاحب آف کوئٹہ کے چھوٹے بیٹے کا کینیڈا میں انتقال ہو جانے کی وجہ سے تاریخ پیشی ۸۶/۹/۲۵ کرالی گئی۔ قادیان سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مقدمہ میں ہماری تائید و نصرت فرمائے اور ہماری حقیر قربانی کو شرف قبولیت عطا کرتے ہوئے جماعت کے حق میں اس کے بہتر اور مفید نتائج ظاہر کرے۔ آمین اللھم آمین

کھانے پینے سے متعلق اسلام اور سکھ مذہب کی تعلیم (بقیہ صلا)

اگر تمام ممالک سکھوں کا گھر ہے تو کسی زبان کو "ابھا کھیا" غیر زبان کیسے کہا جا سکتا ہے کیا کبھی کسی نے اپنے گھر کی زبان کو بھی غیر زبان کہا ہے۔ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

سکھ تاریخ سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی نے مسلمانوں کے گھروں کے کھانے بھی کھائے ہیں۔ سکھ ودوانوں نے بقول گورو جی کی زندگی کا بیشتر حصہ اسلامی ممالک میں گزرا ہے۔ (ملاحظہ ہو گورو درگرنتھ تے پنتھ صفحہ ۷۰) اس سلسلہ میں پرنسپل صاحب سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ:۔

"تیسرے سفر میں عرب۔ عراق ایران۔ افغانستان وغیرہ اسلامی ممالک میں گورو نانک جی نے تقریباً تین سال گزارے ہیں تین سال کی روٹیاں وہ ہندوستان سے پکا کر تو نہیں لے گئے تھے۔"

(دھرم تے سداچار صفحہ ۶۱)

پروفیسر شیر سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو نانک صاحب نے عام میل جول اور برت برتاؤ میں کھانے پینے میں ذات پات کا کوئی خیال نہیں کیا...... اسلامی ممالک میں گئے اور مسلمانوں کے گھروں میں کھانا کھایا۔"

(گورمت درشن صفحہ ۱۱۹)

ڈاکٹر ترلوچن سنگھ جی کے بقول گورو نانک جی ابتدائی زندگی میں تلونڈی کے مسلمان نمبردار رائے بلار کے گھر کھانا کھا لیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے یہی اس کا اعتراف بھی کیا تھا جیسا کہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:۔

"گورو جی نے کہا کہ رائے جی...... آپ کے گھر کا کھانا اور بیگم صاحبہ کا پکایا ہوا کھانا تو میرے لئے دیوتاؤں کے برہم بھوج سے کہیں بڑھ کر ہے اگر میں بچپن میں آپ کے گھر کا کھانا کھا لیا کرتا تھا تو اب جبکہ میں کئی کئی دن صوفی فقیروں کے ڈیروں پر کاٹتا ہوں اور میرا کھانا مردانہ تیار کرتا اور لاتا ہے تو آپ کے گھر کا کھانا تو میرے لئے امرت ہی ہوگا۔"

(جیون چرتر گورو نانک دیو صفحہ ۱۲۱)

اس تمام بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ گورو نانک جی نے کھانے پینے کے بارہ میں اسلامی خیالات کو اپنایا ہے۔ آپ کے مقدس کلام میں استعمال کئے گئے الفاظ "ابھا کھیا" اور "کٹھا" کے معنے غیر زبان یا اسلامی ذبیحہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے اور نہ ان سے جھٹکہ کا کوئی واسطہ ہے۔ گورو نانک جی نے اپنے جملہ کلام میں کہیں بھی جھٹکہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ان کے زمانہ میں جھٹکہ رائج تھا۔ گورو گوبند سنگھ جی کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے گورو نانک جی سے ڈیڑھ دو صدیاں بعد جھٹکہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ لیکن ان کے زمانے میں تو ست سری اکال کہنے کا رواج نہ تھا۔ اگر ان دنوں جھٹکہ کیا جاتا تھا تو اس پر ست سری اکال نہیں پڑھا جا سکتا تھا کچھ اور ہی پڑھا جا سکتا تھا گورو نانک جی کے نزدیک اللہ کا لفظ "ابھا کھیا" نہیں تھا۔ گورو جی نے خود اپنے کلام میں متعدد مقامات پر اللہ کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ مہانہ سیر یہ کہتا کہ:۔

"گورو نانک جی اللہ کے نام پر ذبح کئے گئے جانور کو حرام اور غیر اللہ کے نام پر مارے گئے جانور کو حلال خیال کرتے تھے سراسر باطل خیال ہے۔"

اگر ایسی صورت ہوتی تو گورو جی مسلمانوں کے گھروں سے کھانا کبھی نہ کھاتے۔

❊

منقولات

جسٹس ظفر اللہ خان کے دل میں ملک و ملت کیلئے درد تھا

چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ ڈاکٹر جاوید اقبال

وہ انصاف کو عبادت کا درجہ دیتے تھے راجہ افراسیاب

فل کورٹ ریفرنس میں مرحوم کو خراج عقیدت

لاہور ۱۴ ستمبر۔ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس جاوید اقبال نے کہا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ظفر اللہ خان عقیدے کے پکے مسلمان تھے اور ملک و ملت کے لئے ان کے دل میں بہت درد تھا جب کہ وہ انتظامی اور قانونی اُمور میں دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ علم و فلسفہ کے میدان میں بھی خصوصی دلچسپی رکھتے تھے ان خیالات کا اظہار اُنہوں نے آج یہاں مسٹر جسٹس محمد ظفر اللہ خان مرحوم کے اعزاز میں منعقد کئے گئے فل کورٹ ریفرنس میں مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کیا فل کورٹ ریفرنس میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مسٹر تنویر احمد خان، ڈپٹی اٹارنی جنرل ملک محمد قیوم، لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری چودھری ایاز محمد خان نے بھی خطاب کیا اس تعزیتی اجلاس میں عدالتی ارکان اور وکلاء نے کثیر تعداد میں شرکت کی ریفرنس میں مرحوم جسٹس ظفر اللہ خان کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی مسٹر جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا کہ مسٹر جسٹس ظفر اللہ خان کو دُنیا کے مختلف ممالک کی سیر کرنے اور مختلف اقوام کے تمدنوں کا مطالعہ کرنے کا بے حد شوق تھا اور اس سلسلہ میں انہوں نے متعدد ممالک کا دورہ کیا اور حج کی سعادت بھی حاصل کی، مرحوم کو دیوانی، فوجداری آئینی اور انتظامی قوانین میں مہارت حاصل تھی اور وہ ہر قانونی مرحلہ کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے انہوں نے کہا کہ تمام رفقاء کار اور احباب مرحوم سے محبت کرتے تھے اس لئے وہ کبھی کسی دل آزاری کا باعث نہیں بنے بلکہ ہر وقت ان کے لبوں پر مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ اُنہوں نے کہا کہ مرحوم جسٹس قحط الرجالی کے زمانہ میں لاہور ہائی کورٹ کا بیش قیمت سرمایہ تھے۔ اور مستقبل کے لئے ان کی شخصیت سے بڑی توقعات وابستہ تھیں لیکن موت نے انہیں اس کی مہلت نہ دی۔

مسٹر تنویر احمد خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرحوم جسٹس نوجوان وکلاء کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے رہتے انہوں نے کہا کہ مرحوم جسٹس کے انتقال سے جو خلاء پیدا ہوا ہے، وہ اب مشکل ہی سے پُر ہو گا۔ ملک محمد قیوم نے کہا کہ جسٹس ظفر اللہ خان کی موت اتنا بڑا سانحہ ہے کہ اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا اور جس کی یاد آتے ہی ہم سوگوار ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ جسٹس ظفر اللہ خان ایک قابل ترین جج ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شریف انسان بھی تھے اور شرافت ان کی شخصیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی راجہ افراسیاب خان نے کہا کہ مرحوم ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی سماجی زندگی سے قطع تعلق کر لیا تھا وہ ایک درویش صفت جج تھے اور شہری اور حکومت کے مابین انصاف کو عبادت کا درجہ دیتے تھے۔ (نوائے وقت لاہور" بحوالہ ہفت روزہ روشنی سری نگر ۲۶ ستمبر ۱۹۸۶ء)

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم محترم ڈاکٹر ظہیر الدین خان صاحب کے والی سقیم بچہ نہ اپنے محکمانہ کورس میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) مکرم محمود حسین صاحب دانی میرٹھ مدھیہ پردیش اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور پریشانیوں کی دُوری کاروبار میں برکت و ترقی نیز زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

پچیس ہزار روپے کا انعام

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
(حضرت مرزا غلام احمد قادیانی)

از مکرم حنیف احمد کرشنا صاحب (نو مسلم احمدی) سکندرآباد۔ آندھرا

جنرل ضیاء الحق صاحب کی شرعی عدالت نے جماعت احمدیہ کے متعلق ظالمانہ اور غیر شرعی فیصلہ کرکے اسلام کے نام پر مذاق اور تمسخر کیا ہے کہ ...... احمدی اذان نہیں دے سکتے۔ یعنی احمدی اس امر کا اعلان نہیں کر سکتے کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ کیونکہ یہ ایسے کلمات ہیں کہ اگر احمدی کہیں تو علماء کو تیش آجاتا ہے کہ جذبات قابو میں نہیں رہتے۔ نیز احمدی مساجد کو مساجد نہیں کہہ سکتے اور احمدی السلام علیکم نہیں کہہ سکتے گر ایسا کرتے ہوئے کوئی احمدی پایا جائے جس کے لئے صرف دو جھوٹے گواہ ہی کافی ہیں تو ایسے احمدی افراد کو تین سال قید اور جس قدر ضیاء الحق چاہیں جرمانہ عائد کر دیں۔ بہرکیف یہ ہے اسلام کی خدمت جو ضیاء الحق کر رہے ہیں۔ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ریڈیو پاکستان سے یہ اعلان کیا گیا کہ شرعی عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔

ایسی صورت میں علماء کیا کہتے ہیں کہ پھر آخری نبی کون ہوئے؟ کیا اس کا جواب شرعی عدالت دے گی؟ حالانکہ یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں اور وہ دوبارہ امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ قرآن و حدیث اس عقیدہ کو رد کرتی ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (انبیاء رکوع ۳) یعنی اے رسول تجھ سے پہلے اب تک کوئی بشر ایک حالت پر زندہ نہیں رہا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وہ زندہ رہنے والے ہوں اور تو فوت ہو جائے۔

(۲) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران آیت نمبر ۱۴۴) یعنی اور نہیں محمد مگر رسول۔ تحقیق آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے تیس آیات قرآنیہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت فرمایا۔ لیکن افسوس کہ آج علماء اور پاکستان کی شرعی عدالت تو عیسائی عقیدہ کی تبلیغ کر رہے ہیں ؎

غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہ جہاں ہمارا

متعدد احادیث سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷ ہجری کو نجران کے ساتھ عیسائیوں کو مسجد نبوی میں اسلام کی طرف دعوت دیتے ہوئے جو تاریخی جملے ارشاد فرمائے۔ ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

"الستم تعلمون ان ربنا حیّ لا یموت وان عیسیٰ اتی علیہ الفناء" یعنی کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے کبھی نہیں مرتا۔ مگر عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔ (اسباب النزول ص ۵۳ از ابوالحسن علی ابن احمد الواحدی طبع دوم مصری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ضمن میں جو انعامی چیلنج ۲۰۰۰۰ روپے کا پیش فرمایا تھا۔ آج اس چیلنج کو ۸۷ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن کسی بھی عالم دین کو اس کا جواب اب تک نہیں بن پڑا۔ اگر کسی عالم دین میں جرأت ہے تو اس کا جواب دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانے میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اور اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپے تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا"

(کتاب البریہ ص ۲۲۵)

آپ کو خوشخبری ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ نے اس انعامی چیلنج کو بیس ہزار سے بڑھا کر پچیس ہزار روپیہ کر دیا ہے۔

المحمد فکر ہے اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجھ جیسے ناچیز کو احمدیت کے ذریعہ اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

"میں سب غیر مسلم اور غیر احمدی بھائیوں سے مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ درحقیقت احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اس بارے میں غور و فکر کریں اور بعد تحقیق کرکے دام آئے پڑھائیں کیونکہ وقت بھی کا ختم ظاہر ہو چکا ہے"

آپ کا مخلص
حنیف احمد کرشنا (نو مسلم احمدی)
تاریخ ۲۴ اگست ۱۹۸۶ء

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مئی ۱۹۸۶ء تا اپریل ۱۹۸۹ء (ہجرت ۱۳۶۵ ہش تا شہادت ۱۳۶۸ ہش) تک کے لئے مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ بنگلور

صدر ...... مکرم محمد شفیع اللہ صاحب
سیکرٹری مال ...... " محمد حفیظ اللہ صاحب
" تبلیغ ...... " محمد صبغت اللہ صاحب
" تعلیم ...... " محمد عظمت اللہ صاحب
" امور عامہ ...... " اقبال احمد صاحب جاوید
" تحریک جدید ...... " محمد سعید اللہ صاحب
" وقف جدید ...... " محمد ظفر اللہ صاحب
" ضیافت ...... " محمد معین اللہ صاحب
" آڈیٹر ...... " محمد سمیع اللہ صاحب

شورت

صدر ...... مکرم بشیر احمد صاحب ڈار
سیکرٹری مال ...... " محمد عبد اللہ صاحب آہنگر
" تبلیغ ...... " مبارک احمد صاحب بدر
" تعلیم ...... " ماسٹر نذیر احمد صاحب ڈار
" تربیت ...... " غلام حسن صاحب ڈار
" امور عامہ ...... " محمد مقبول ڈار صاحب
" جائیداد ...... " محمد عبد اللہ ڈار صاحب
" امین ...... " مبارک احمد صاحب ڈار
" آڈیٹر ...... " محمد صدیق صاحب پڈر
" رشتہ ناطہ ...... " غلام محمد اظہر صاحب

جمشید پور

صدر ...... مکرم سید ناصر احمد صاحب
سیکرٹری مال ...... " سید جاوید احمد صاحب
" تبلیغ ...... " سید فرید الدین صاحب
" امور عامہ ...... " سید انیس احمد صاحب

کاواشیری

صدر ...... مکرم کے ایس حمید صاحب
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال } " اے پی سلیمان صاحب
" تبلیغ و تعلیم و تربیت مکرم پی ایم سلیمان صاحب

مانڈوجن

صدر ...... مکرم طاہر احمد شاہ صاحب

سیکرٹری مال ...... مکرم مبارک احمد صاحب پانڈے
" امین ...... " مولوی غلام احمد شاہ صاحب
" آڈیٹر ...... " میر حمید اللہ صاحب
" قائد مجلس ...... " عبد الرحمن صاحب پانڈے

کالابن لوہارکہ

صدر ...... مکرم مولوی نور الدین صاحب
سیکرٹری مال ...... " بشیر احمد صاحب پردیسی
ایڈیشنل " ...... " خلیل احمد صاحب
(برائے کالابن)
سیکرٹری تبلیغ و امور عامہ } مکرم ماسٹر منور احمد صاحب تنویر
سیکرٹری تعلیم و تربیت ... مکرم محمد شریف صاحب
" " ...... " عبد العزیز صاحب مجاہد
امین ...... " عبد العزیز صاحب مجاہد

بمبئی

صدر ...... مکرم غلام محمود صاحب راٹھور
نائب صدر ...... " عبد الشکور صاحب ہرکیکر
سیکرٹری مال ...... " عبد الغفور صاحب ہرکیکر
" امور عامہ ...... " انوار احمد صاحب
" تبلیغ ...... " عبد الشکور صاحب ہرکیکر
" ضیافت ...... " پی عبد اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت ...... " شاکر صاحب
آڈیٹر ...... " سنبار صاحب پیڈیکر
سیکرٹری وقف جدید و تحریک جدید } " پرویز احمد صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری مال " پرویز احمد صاحب

بجنور

صدر ...... مکرم ڈاکٹر محمد انوار الحق صاحب
نائب صدر ...... " خواجہ کمال الدین صاحب
سیکرٹری امور عامہ ...... " شیخ محمد ابراہیم صاحب
" مال ...... " غلام احمد جنید صاحب
تحریک جدید و وقف جدید و سیکرٹری مال } مکرم [illegible] صاحب
" تبلیغ ...... " تنویر خان صاحب
" تعلیم و تربیت ...... " محمد محمود صاحب

بر موقعہ جلسہ سالانہ دسمبر ۸۶ء

ضروری اعلان بسلسلہ والپسی ریزرویشن

امسال جلسہ سالانہ قادیان (۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۸۶ء) میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی میں سہولت کے لئے امرتسر اسٹیشن سے ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جا رہا ہے لہذا اس سہولت سے فائدہ اُٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرما دیں۔

(۱):۔ تاریخ واپسی ریزرویشن (۲):۔ اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے۔ (۳):۔ درجہ کلاس - فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس۔ (۴):۔ ٹرین کا نام اور نمبر (۵):۔ سفر کرنے والوں کی جنس اور عمر (۶):۔ پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی بھی وضاحت کی جائے۔

ضروری نوٹ:۔ ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی از امرتسر کی ریزرویشن وہاں سے ہی ہو سکتی ہے۔ البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرا لینا ضروری ہے۔ اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور سیٹ نمبر نوٹ کروا کر مزید تسلی کر لی جائے۔ اور اگر وہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرما دیں۔

(ب):۔ چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوا دی جائے۔ تاکہ دفتر جلسہ سالانہ کو بروقت کارروائی کرنے میں سہولت رہے۔

ج ۔ دیگر معلومات و ہدایات

(۱):۔ امرتسر سے قادیان صرف ایک ٹرین آ رہی ہے۔ جو امرتسر اسٹیشن سے ۵۰-۱۲ بجے کے قریب چلتی ہے۔ اور ½۳ بجے کے قریب قادیان پہنچ جاتی ہے۔ اور ۵۰-۳ پر واپس روانہ ہو جاتی ہے۔ جو احباب اس ٹرین کو نہ لے سکیں گے۔ ان کو امرتسر سے قادیان بذریعہ بس سفر کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں مدد اور تعاون کے لئے امرتسر اسٹیشن پر خدام موجود ہوں گے۔ ان سے رابطہ قائم کیا جائے۔

(۲):۔ پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے دیگر صوبہ جات کے احمدی بھائی بلاخوف و خطر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے سفر کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

(۳):۔ ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوتی ہے۔ لہذا احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے۔ جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔

(۴):۔ ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرما کر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ ایم.او یا بنک ڈرافٹ ارسال فرما دیں۔ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ اور اس کی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

(۵):۔ مہربانی فرما کر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرما دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو ماہ ستمبر ۸۶ء میں دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "ناصرہ پروین" تجویز ہوا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے قارئین سے نومولودہ کے نیک صالحہ خادمہ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار - محمد عبد العزیز ہائے چنتہ کنٹہ (آندھرا)

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے خط و کتابت کے بارے میں

ضروری اعلان

ہندوستان کے بعض دوست ایسی زبانوں میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطوط تحریر کرتے ہیں کہ جن کے ترجمے لندن میں کرانے میں دقت ہوتی ہے۔

احباب ایسے خطوط نظارت علیا قادیان کی معرفت بھجوایا کریں تا ترجمہ ساتھ بھجوایا جائے۔ ورنہ وہاں سے خطوط ترجمہ کے لئے قادیان آتے ہیں اور اگر کوئی بات قابلِ مشورہ ہو تو جواب میں خاصی تاخیر ہو جاتی ہے۔

خاکسار - ملک صلاح الدین
ناظر اعلیٰ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ جات کی ادائیگی دسمبر ۱۹۸۷ء تک ہونی چاہیئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی بابرکت اور عظیم الشان تحریک کے لئے وعدے کرنے والے مخلصین میں سے بعض احباب سو فیصدی اپنے وعدے ادا کر کے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے اور ان کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت بخشے۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

بعض دوست قسط وار باقاعدگی سے ادائیگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں اور انعامات سے حصہ عطا فرمائے۔ آمین

لیکن ایک بڑی تعداد ایسے افراد جماعت کی ہے جن کی طرف سے ادائیگی حسب وعدہ نہیں ہو رہی۔ ایسے بزرگوں۔ عزیزوں اور بہنوں کی خدمت میں فرداً فرداً یاد دہانی ارسال کی جا رہی ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ بھی ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے وارث ہوں۔ غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں ان کی یہ مالی قربانی اسلام کی ترقی اور فتح کے دن کو قریب تر لانے اور ان کے خاندان اور نسلوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کے مطابق اشاعت اسلام کے سلسلہ میں چند ایک منصوبے ۱۹۸۹ء میں انعقاد جشن احمدیہ صد سالہ جوبلی سے قبل مکمل کرنے ضروری ہیں جن کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ ایسے احباب جن کے وعدوں کا کچھ حصہ قابل ادا ہے وہ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر دسمبر ۱۹۸۷ء تک ہر حالت میں اپنے وعدہ جات سو فیصدی ادا کر دیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے سو فیصدی وعدہ جات ادا کرنے والوں کی پہلی فہرست موجودہ مالی سال کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا بھجوانے کا پروگرام ہے۔ سو جملہ ایسے وعدہ کنندگان جو ابھی تک اپنے وعدوں کی ادائیگی نہیں کر سکے انہیں اس مہلت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے سو فیصدی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہیئے تا پہلی دعائیہ فہرست میں اُن کے نام شامل ہو سکیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستہائے دُعا

خاکسار کے والد مکرم احمد حسین صاحب سعیدی وکیل شورا پور ضعیف العمری کے باعث علیل ہیں۔ اُنکی صحت و سلامتی۔ اپنے بیٹے عزیز بہاء الدین سلمہ کو باعزت ملازمت ملنے۔ چھوٹے بیٹے عزیز منصور احمد خان سلمہ کی دینی و دنیوی ترقیات۔ منجھلی بیٹی کو اولاد کی نعمت میسر ہونے اور خود اپنی کامل دعا جل شفایابی کے لئے قارئین سے دُعا کی ملتجی ہوں۔

خاکسار - نور جہاں بیگم اہلیہ بشیر الدین احمد خان صاحب حیدر آباد

کینیڈا میں پہلی احمدیہ مسجد کا سنگِ بُنیاد ۔ بقیہ صفحہ اوّل

آج کل پاکستان میں ہمیں نفرت کا مرکز بنایا گیا ہے ۔ حالانکہ اسلام قطعاً نفرت نہیں سکھاتا ۔ پہلے بنی نوعِ انسان سے محبت اور پھر اللہ تعالیٰ سے محبت سکھاتا ہے ۔

ہر مذہب At the source ظلم کا نشانہ بنا ہے ۔ نہ کہ وہ ظلم پیدا کرنے والا تھا ۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ان کے ماننے والے ، نہ ماننے والوں کے غضب کا نشانہ بنیں ۔ اور ان کی تکالیف (SUFFER - INGS) ان کی PURIFICATION کا ذریعہ بنیں ۔

حضور نے فرمایا ، جو ایڈریس یہاں پڑھے گئے ہیں (پیش کئے گئے ہیں) وہ رسماً نہیں تھے بلکہ معناً اپنے الفاظ کی گہرائیوں کو ادا کر رہے تھے ۔ ہر دو MAYOR صاحبان کو حضور نے یقین دلایا کہ ہم اُن کے خوبصورت شہروں میں بھی خدا کا گھر بنائیں گے ۔ اور یہ تو صرف آغاز ہے اخیر نہیں ۔ یہ ایک ENDLESS ERA کا صرف آغاز ہے ۔

صوبہ اونٹاریو گورنمنٹ کے وزیر موصوف کی نمائندگی کرتے ہوئے Mrs. LAILA BONDUGGI نے جو ایڈریس پڑھا حضور نے نمائندہ معزز خاتون سے کہا کہ ہمارے بھی محبت بھرے جذبات ان تک پہنچا دیئے جائیں ۔

حضور نے بالآخر سب آنے والے احباب کا دوبارہ شکریہ ادا کیا اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دُوسرے کے قریب کرے ۔ آمین ۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب (نائب امیر کینیڈا) نے حاضرین کی خدمت میں VOTE OF THANKS پر مشتمل اپنا مختصر خطاب پڑھا ۔ اور حاضرین کا خلوصِ دل سے شکریہ ادا کیا ۔

اِس کے بعد سنگِ بُنیاد رکھنے کی تقریب شروع ہوئی ۔ حضور انور نے پہلی اینٹ نصب فرمائی جو قادیان کی مسجد مبارک کی ایک اینٹ تھی جو اس موقعہ کے لئے قادیان سے منگوائی ہوئی تھی ۔ حضور اور بیگم صاحبہ کے علاوہ جماعت کے بعض دیگر زعماء کو بھی اینٹ رکھنے کا شرف حاصل ہُوا ۔

---

۸ ر نبوّت (نومبر) کو انصار اللہ بھارت کے پہلے امتحان دینی نصاب کا دن !

جیسا کہ بھارت کے تمام انصار بزرگوں اور بھائیوں کو قیادتِ تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً بھجوائے جانے والے سرکلروں اور اخبار بدر میں شائع کئے جانے والے اعلانات سے علم ہو چکا ہے کہ ۸ ر نبوت (نومبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء ان کے پہلے مرکزی دینی نصاب کے امتحان کا دن ہے ۔ دفتر مجلس مرکزیہ کو قوی اُمید ہے کہ بھارت کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے سبھی انصار اپنی مومنانہ شان اور روایات کے مطابق اس امتحان میں صدفی صد پُورے اتریں گے ۔ اور یوں اپنے عمل سے نوجوانانِ احمدیت کے لئے ایک قابلِ تقلید مثال قائم کریں گے ۔ زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس میں تاریخ مقررہ پر انعقادِ امتحان کا اہتمام کر کے جوابی پرچہ جات بصیغہ رجسٹری ڈاک جلد از جلد دفتر مرکزیہ کو بھجوانے کی سعی فرمائیں تا جلد سالانہ سے قبل نتیجہ مرتب کیا جا سکے ۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار بزرگوں اور بھائیوں کو اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ، سکوٹری کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004
PHONE 76360 / 74350

آٹو ونگس

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275-175 / RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں !

الرؤف جیولرز

۱۶ ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ ، حیدری ، شمالی ناظم آباد ۔ کراچی ۔ فون نمبر ۶۱۰۰۶۱

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد گرتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیوتی ڈریسیز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPOOL, HYDERABAD – 500002.

PHONE NO. 5228 0.

ارشادِ نبوی ﷺ

مَا هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

نہیں ہلاک ہوتا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت

(محتاجِ دعاء)

منجانب: از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی **اوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS,

6-ALBERT VICTOR ROAD. FORT.

GRAM: MOOSA RAZA } BANGALORE-2.
PHONE: 605558

حیدرآباد میں فون نمبر: 42301

پیلیٹ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

"ALLIED" ٹیلیگرام — فون نمبر 42916

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز۔ کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں۔

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!